رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ

الحکم

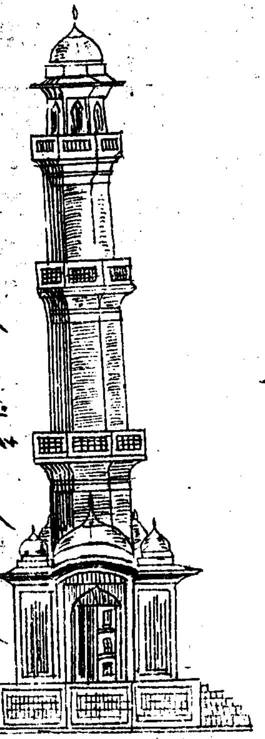
چھپکر بالکل آلی چھاپ در قادیان بہیجی | دو ایمنی شفا بینی بغرض دارالامان بہیجی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے للعہ (۲) خواص و معاونین سے عہ (۳) ہندوستان سے باہر کیلئے (۴) غیر ... (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپے سے کم آمدنی والے لوگون سے عما ۱۲

نمبر ۲۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ - جون ۱۹۰۵ء مطابق ۲۰ - ربیع الثانی ۱۳۲۳ھ | جلد ۹



بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیان بر منار بلند تر محکم افتاد

فہرست مضامین

الحکم

میرے مکرم محترم منشی نواب خانصاحب ثاقب میرزاخانی جاگیردار مالیرکوٹلہ الحکم کے متعلق ایک مراسلت بہیجتے ہین - مین منشی صاحب موصوف کی عنایت کا تہ دل سے ممنون ہون - اور انہیں یقین دلاتا ہون کہ بحالت موجودہ الحکم حاشیہ زیرین جلد کے لیے کافی چھوڑا جاتا ہے اور اگر یہہ بہی ناکافی ہے تو آیندہ اس امر کا اور بہی لحاظ رہیگا۔ درس قرآن مجید کے متعلق آپ کی رائے قابل قدر ہے مگر افسوس ہے کہ میری رائے مین محض اشارات کافی نہین ہین یہی وجہ ہے جو مین نے تفسیر القرآن کو الگ کرنے کا عزم کیا - اللہ تعالے مجہے توفیق دے - آپ بہی دعا کرین + اسکے ساتہہ ہی آپ نے ایک نظم بہی ارسال فرمائی ہے جسکو مین ذیل مین چھاپ دیتا ہون - ایڈیٹر -

غزل در مدح الحکم

احمدیت کا مسلم آرگن ہے الحکم
اور انفاس مسیحا کا دہن ہے الحکم

دیکہنے سے اوسکے ہوتی ہے طبیعت باغ باغ
پُر فضا دلکشا خندان چمن ہے الحکم

اک بشاشت سے ٹپکتی صفحۂ رخسار سے
دافع صد زحمت و رنج و محن ہے الحکم

اوسکے ہر نقطہ کو گر بہال رخ ایمان کہون
دلبر سیمین عذار و سیمتن ہے الحکم

ہفتہ بہر کے بعد ہو جاتا ہے خاصہ انجمن
احمدی احباب کی اک انجمن ہے الحکم

بہینی بہینی اسکی خوشبو پہیلتی ہے دور دور
گلستان یاسمین و نسترن ہے الحکم

حفظ ایمان کیلئے گر حرز جان رکہین بجا
قوۃ روحانی غذائے جان و تن ہے الحکم

ہین صدائین میٹھی میٹھی اور نغمے شکرین
خوب گویا طوطی شکرشکن ہے الحکم

اپنی رعنائی کے نشہ مین مگر ہے حال مست
دلبری و دلستانی مین مگن ہے الحکم

ٹکٹکی باندہے ہوئے رہتے ہین ہم مشتاق دید
چھپتے چھپتے منہ پہ کیون پردہ فگن ہے الحکم

چہرۂ زیبا چھپا لیتا ہے کیون یہ ساقیا
مہر عالمتاب کی روشن کرن ہے الحکم

داغ فرقت مین پڑے جلتے ہین اور روتے ہین ہم
سوز دل اور چشم تر پہ خندہ زن ہے الحکم

ہفتہ عشرہ بعد ہی آنکہین ملاتا ہے قسم
کیا ہی شرمیلی حیا پرور دلہن ہے الحکم

اوسکی شمع رخ پہ جان دیتے ہین ہم پروانہ وار
سردمہری کے سبب دل کی جلن ہے الحکم

ثاقبا بن کے ناصح اوسکو سمجہاتے ہو کیون
وعظ کہنے مین تو خود شیرین دہن ہے الحکم

خاکسار محمد نواب خان ثاقب مالیرکوٹلوی مرزاخانی -

سرپرستان الحکم سی التماس

اخبار کی ضرورت اور پہر اسکے ضروریات کو مدنظر رکھنا قوم کا فرض ہے - مین ضرورت نہین سمجہتا کہ اخبار مین بار بار ان مشکلات کا ذکر کرون جو آئے دن مجہے اپنے بعض سہل انگار ناظرین کی وجہ سے برداشت کرنی پڑتی ہین - باوجودیکہ قبل از وقت انہین بذریعہ کارڈ ترسیل قیمت کے لیے یاددہانی کی جاتی ہے اور وی پی کی اطلاع دیجاتی ہے - پہر بہی بعض بزرگ واپس کر دیتے ہین اور وجہ انکار کچہہ بہی نہین لکہتے مین نے آج کی تاریخ سے یہ التزام کر لیا ہے - کہ جو شخص مطبع کے مرسلہ وی پی کو (جبکہ اسے قبل از وقت اطلاع دی جاچکی ہو اور اسنے مطبع کو مطلع نہ کیا ہو کہ وہ کس وقت قیمت ادا کرے گا) واپس کرے گا۔ اسی تاریخ سے اسکے نام الحکم بند کر دیا جاوے گا - اگر قومی خدمت کا یہی صلہ ہے کہ ایک شخص دل و دماغ کے قیمتی حصہ کو انکی نذر کرے - اور بہت ساری ذمہ واریون کو اپنے سر لیتا ہوا انکے لئے وہ ذخیرہ جمع کرے جو ان کی روحانی بہلائی کے لئے بہترین ذخیرہ ہو اور اسپر اسکی واجب الادا قیمت بہی عند الطلب نہ دی جاوے تو یہ بہی بری بات ہے۔ پس مین اس قاعدہ کو اہم قرار دیتا ہون - سرپرستان الحکم سے امید ہے توجہ کرینگے - اور بروقت چندہ ادا کرنے والے خریدارون کے بہم پہونچانے مین سعی - اللہ تعالے انکے ارادون اور ہمت مین برکت دے + الحکم کی قیمت کے متعلق یہہ آخری التماس ہے ہان جس شخص کے حساب مین کوئی غلطی ہو اسکا فرض ہے کہ وہ اگر اطلاعی کارڈ پر اطلاع نہ دے سکے تو وی پی بطور امانت رکہہ کر فیصلہ کرے واپس کرنے مین مطبع کا سخت نقصان ہوتا ہے۔

ایڈیٹر الحکم قادیان

+ ان امور کی حتی الوسع اصلاح کی گئی ہے اور وہ باقاعدہ شایع ہوتا ہے ایڈیٹر

دارالامان کا ہفتہ

۱- حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خوب تندرست ہیں اور ابھی باغ ہی میں قیام پذیر ہیں - براہین احمدیہ جلد پنجم کا ایک ضمیمہ لکھ رہے ہیں جسکا ایک حصہ آج کے الحکم میں شائع کیا جاتا ہے - اس لئے کہ وہ ایک مضمون کے متعلق ہے جو روزانہ پیسہ اخبار میں کسی شاہجہانپوری نے چھپوایا تھا - معلوم نہیں شاہ جہانپور سے منشی محبوب عالم کو کیا انس ہے جو وہاں کی مخالفانہ تحریرین لا جھٹ چھاپ دیتے ہیں قطع نظر اسکے کہ وہ کس پایہ کی ہیں -

۲- حضرت ام المومنین علیہا السلام کی طبیعت الحمد للہ اب بالکل صاف ہے اور خدا تعالیٰ کے وعدہ اور بشارت کے موافق ردّ علیہا روحہا وریحانہا آپ نے شفا پائی - آنکھ کے اندھوں کو نشانات نظر نہیں آتے لیکن ہم یہاں ہر روز آیات اللہ کو دیکھتے ہیں والحمد للہ علیٰ ذالک -

۳- بزرگان ملت بھی خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی طرح ہیں حضرت حکیم الامۃ کی طبیعت نڈھال ہے ضعف کی شکایت ہے بایں درس قرآن مجید اور طالبعلموں کے روزانہ سبق بدستور ہو رہے ہیں - آپ کی اسقدر مصروفیت اور باوجود نحیف اور کمزور ہونے کے آرام نکرنے کی زندگی نے مجھے بتایا ہے - کہ آپ وقت کی کسقدر قدر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے محسن اور صاحب نفس النسان کو دیر تک زندہ رکھے آمین -

۴- حضرت فاضل امروہی صاحب امروہہ میں ہی تشریف فرما ہیں - اور تبلیغ کر رہے ہیں -

۵- منشی احمد عمر صاحب کشمیر سے دو ہفتہ سے آئے ہوئے ہیں اور حضرت اقدس کے حضور حاضر ہیں - کریام - راہون - ضلع جالندھر سے اور شترانہ ضلع ہوشیارپور کی جماعتوں میں سے ایک معقول تعداد حاضر ہوئی - ایسا ہی گجرات کے ضلع سے اور بعض دوسرے مقامات سے لوگ حاضر ہوئے - اور یاتون من کل فج عمیق کی پیشگوئی کو پورا کرنے والے ٹھیرے -

۶- ۱۹- جون ۱۹۰۵ء کو منشی عبدالرحیم صاحب نے جو کچھ دنوں آریہ سماج میں بھی شامل رہے ہیں مسجد مبارک میں آریہ سماج کی خدمت میں ایک گذارش سنائی جو میں ذیل میں درج کرتا ہوں -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیانند مت درپن

سنو ستو اے آریہ سجن جیت لائے
[illegible] سے کرو لو رستا شی آئے
[illegible]
[illegible] سرگزشت ایک [illegible] اشا ہے -

(۲) دیانند کے شش پنچھے دھرم کین پرکاش -
پنڈت سمجھت آپکا جو ان پڑھ مت پرکاش -
دیانند کے شاگرد بھولا بیان کا ستیا ناس کر دیا ہے
جو کوئی ستیارتھ پرکاش پڑھ لیتا ہے وہ اپنے کو بہت فاضل سمجھتا ہے

(۳) بید پڑھنا کچھ نہیں پرت تکو تو آپ
ایشور کرت بنا پڑے دھرک مورکھ پاپ
بڑھا دیا جو کچھ دعویٰ نہیں کرتا + خواہ مخواہ کم عقلی سے اس کو خدا کا کلام بنا کر گنہگار ہوتے ہیں -

(۴) جیوا نادی تم کہو پر کرتی آن آد -
کاہے گاوت تم پھر "ایشور کے دھن باد"
روح کو تم انادی سمجھتے ہو - اور مادہ کو ازلی خیال کرتے ہو پھر کسلئے شانتی سروپ کا مذکورہ بھجن گاتے ہو -

(۵) موکھش تمرو چار دن پیشو آدتت کال -
سوچن کر بتلائیو کہاں گرو گھنٹال -
تمہاری نجات محض چار دن ہے اور پھر حیوان وغیرہ بننا ہے ذرا دلمیں غور کر کے بتلائے کہ ابگرو صاحب کہاں ہیں -

(۶) اوستت سگری رین ہو پرتت نہ بولت لیش
پاپ منہ جو نیا دیت کہ ہے اس تم رد جگدیش
اگر کوئی تمام رات عبادت کرتا ہے تب بھی تمہارا ایشور نہیں بولتا + اور اگر پاپ ہو تو جھٹ تناسخ کے چکر میں ڈالتا ہے - یہ ہے تمہارا ایشور جگدیش +

(۷) پتر جیجے پر اتی پھیے مہر داد یت
آئے جن سوں نیوگ کر دان دیر لیت
بیٹا لینے کی خاطر اپنی منکوحہ بیوی کو بھیج دیتے ہیں - اور غیر آدمی سے نیوگ کروا کر دیر ج کا دان لیتے ہیں

(۸) وا کو تم کا کہت ہو بھنگ پیت جو جن
ہیوں البشر برہم ہاں سنچہ سرسن
اس شخص کو (دیانند) تم کیا کہتے ہو - جو بھنگ پیئے اور کہے مجھے یقین ہے - کہ میں ہی خدا ہوں -

(۹) چیتن شدھ مہاراج کی ہتیں یہ کرتوت
شنکا سر وڈار دے کیوں وا کا لوت سپوت
بھائیو شدھ چیتن (دیانند کا پہلا نام) مہاراج کی کرتوت ہے - اگر کوئی ان کا لائق چیلا ہے - تو ہمارے اس اعتراض کا جواب با دلائل دے -

(۱۰) رہبر آرج بھائیو تر پر نیا سیت
پر نتو احمد کرشن سوں ابہوں لگس میت
(پاگل پن تک پہنچے ہوئے مسافر کا) رہبر آریہ بھائیو تمہارا پرانا دوست ہے - مگر اب (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) احمد کرشن اوتار کے خدام میں داخل ہے

الحمد للہ

۷- ہفتہ زیر اشاعت میں منشی کرم علی صاحب منکسا ضیاءالاسلام پریس کے ہاں دوسرا بچہ پیدا ہوا + حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بچہ کا نام [illegible] رکہا - خدا تعالیٰ اس مولود کی عمر دراز کرے اور وہ خادم دین ہو - آمین - ایسا ہی میر مہدی حسن صاحب خادم حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاں بھی بچہ پیدا ہوا - اللہ تعالیٰ اس مولود مسعود کی عمر بھی خدمت دین میں دراز کرے -

آمین

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مینے نہایت افسوس کے ساتھ سنا کہ میرے محترم دوست منشی چودہری عبدالعزیز صاحب نائب تحصیلدار پالم پور کی اہلیہ حالت زچگی میں فوت ہو گئی - تھوڑے دن ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے منشی صاحب موصوف کو بچہ عطا کیا تھا - اس حالت زچگی میں بچہ کی والدہ بیمار ہو کر راہی ملک بقا ہوئی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن - اللہ تعالیٰ منشی صاحب موصوف کو صبر جمیل عطا فرماوے اور مرحومہ کو اپنے دامن رحمت میں جگہ دے + اور اس بچہ کی عمر خدمت دین میں دراز کرے - احباب جنازہ غائب پڑھ دیں -

تازہ الہامات و کشوف

۱۶- جون ۱۹۰۵ء - قبل از نماز صبح میں اپنے مکان میں کمرے کے اندر کھڑا ہوں اسوقت دیکھا کہ باہر ایک عورت زمین پر بیٹھی ہے جو مخالفانہ رنگ میں ہے - وہ بہت بُری حالت میں ہے اور اُسکے سر کے بال مقراض سے کٹے ہوئے ہیں کوئی زیور نہیں اور نہایت ردّی اور مکروہ حالت میں ہے اور سر پر ایک میلا سا کپڑا پگڑی کیطرح لپٹا ہوا ہے اسکے ساتھ بات کرنے میں مجھے کراہت آتی ہے نماز عصر کا وقت ہے میں جلدی سے اُٹھا ہوں کہ نماز کے لئے چلا جاؤں کچھ کپڑے میں نے ساتھ لئے ہیں کہ نیچے جا کر پہن لونگا یہ جلدی اسلئے کی کہ اس عورت کو میرے ساتھ بات کرنیکا موقع نہ ملے پس مینے جلدی کے سبب پگڑی کو باندھا نہیں لیا اور پشمینہ کی سرخ چادر اوپر لے لی اور کمرے سے نکلا جب میں اسکے برابر گذرا تو میرے منہ سے یا آسمان سے آواز آئی کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین - ساتھ ہی یہ الہام ہوا کہ "اُسپر آفت پڑی آفت پڑی" اور دیکھا کہ وہ عورت ایک نہایت ذلیل شکل میں کوڑھیوں کی طرح بیٹھی ہے - فقط

نوٹ - یہ وہی عورت معلوم ہوتی ہے جسکے متعلق اسی اخبار میں درج ہوا تہا کہ میں انکو سزا دونگا میں اس عورت کو سزا دونگا" (ایڈیٹر) بیمار گنا ہوں کو اے خدا بخش اور فتنوں میں پڑنے سے ہمکو بچا آمین

۱۹- جون ۱۹۰۵ء ہماری جماعت کے چار آدمیوں میں کو جو سخت بیمار تھے اسی جگہ تھے ان میں سے ایک کے متعلق یہ الہام ہوا "خدا نے اسکو اچھا کرنا ہی نہیں تہا - یہ نیازی کے کام ہیں - اعجاز المسیح" یعنی اسکی موت تقدیر مبرم کیطرح تھی گویا مبرم تھی مگر یہ معجزہ مسیح موعود ہے کہ اسکو خدا نے اچھا کر دیا مبرم تقدیر قابل تبدیل نہیں ہوتی - مگر بعض تقدیریں مبرم سے سخت شابہت رکھتی ہیں اور بنظر کشفی مبرم معلوم ہوتی ہیں ایسی تقدیر ایک صاحب برکت اور صاحب حال کی کامل توجہ اور اقبال علی اللہ سے دور ہو سکتی ہیں +

پیسہ اخبار اور ایک تازہ نشان کا دہکا

چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنہ پاکان برد

لاہور سے جو خبریں بذریعہ خطوط موصول ہوئی ہیں اور پنجاب سماچار نے غدر شکنہ کی سرخی سے جو مضمون لکھا ہے اسے پڑھ کر سنت الٰہی کا عبرتناک نظارہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے + پیسہ اخبار نے جس انداز سے حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کا ٹھیکہ لیا - اور اپنے اخبار میں بلا وجہ جس طرز اور طریق سے خدا کے جری کی اہانت اور ہتک کے سلسلہ کو جاری رکہا وہ پیسہ اخبار کے پڑھنے والوں سے مخفی نہیں - یہانتک کہ اس امر پر ناز کیا جاتا تہا کہ پیسہ اخبار ہی سب سے بڑھ کر مخالفت کرنے والا ہے + وہ لوگ (جو ماموروں اور انکے مخالفوں کے انجام کو شوق سے دیکھنے والے ہوتے ہیں -) اس آخری نظارہ کو دیکھنے کا انتظار کرتے تھے جبکا پردہ لاہور کے اخبار پنجاب سماچار نے آخر اٹھا دیا -

مینے جب ان حالات کو پڑہا اور سنا تو میری نظر کے سامنے وہ کلمات پھر گئے جو ۱۰- اپریل ۱۹۰۵ء کے الحکم میں پہلے اور دوسرے صفحہ پر نہایت جلی قلم سے لکھے گئے تھے اور وہ یہ ہیں = بدقسمت نا عاقبت اندیش پیسہ اخبار اگر ہمارے ساتھ اپنے مقدمہ فوجداری کو زمین تک محدود رکہتا تو ممکن تہا کہ اسکا منحوس وجود بے اتفاقی اور اعراض کے تاریک گڑھے میں بے فائدہ کوڑے کرکٹ کی طرح پھینک دیا جاتا مگر شقاوت اور نادانی نے اسے صبر کرنے نہیں دیا جب تک اس نے خدا کے اپنے ہاتھ سے قایم کردہ سلسلہ کے ساتھ اپنے مقدمہ کو آسمان پر نہیں پہنچا لیا - اب وہ دیکھے گا اور دیکھنے والے دیکھیں گے کہ آسمان سے کہلا کہلا اور حق و باطل میں فرق کر دینے والا فیصلہ کس کے حق میں نازل ہوتا ہے "

اب وہ خدا تعالیٰ کا فیصلہ نازل ہو گیا ہے جسکی تفصیل میں محض اسلئے کہ یہ ایک آیت اللہ ہے الحکم کی اگلی اشاعت میں انشاءاللہ العزیز کرونگا - ورنہ میں ایسے دردناک واقعات کے اظہار سے بھی الحکم کو الگ رکہنا چاہتا تہا -

اور ان واقعات کے اظہار سے میری غرض صرف یہ ہوگی کہ تا نوع انسان کو فایدہ پہنچاؤں اور ان لوگوں کو جو ابھی تیز زبانیوں سے خدا تعالیٰ کے راستبازوں اور ماموروں کی ہتک

تفسیر القرآن من مسیح الزمان

گذشتہ اشاعت سے آگے

نے معمولی طور پر مذہبی اختلاف تہا لیکن وہ رومی پیلاطوس دل کا قوی نہ تہا جیسا کہ ڈر گیا کہ قیصر کے پاس اسکی شکایت کی جائے گی۔ اور یہہ ایک عمدہ مناسبت پہلے پیلاطوس اور اس پیلاطوس مین یاد رکہنے کے لائق ہے کہ پہلے پیلاطوس نے اوسوقت جو مسیح ابن مریم عدالت مین پیش کیا گیا یہودیون کو کہا تہا کہ مین اس شخص مین کوئی گناہ نہین دیکہتا ایسا ہی جب آخری مسیح اس آخری پیلاطوس کے روبرو پیش ہوا اور اس مسیح نے کہا کہ مجہے چند روز تک جواب کے لئے مہلت دینی چاہیئے کہ مجہپر خون کا الزام لگایا جاتا ہے تب اس آخری پیلاطوس نے کہا کہ مین آپ پر کوئی الزام نہین لگاتا۔ یہ دونون قول دونون پیلاطوسون کے بالکل باہم مشابہ ہین اگر فرق ہے تو صرف اس قدر ہے کہ پہلا پیلاطوس اپنے اس قول پر قایم نہ رہ سکا اور جب اسکو کہا گیا کہ قیصر کے پاس تیری شکایت کرینگے تو وہ ڈر گیا اور بغاوت مسیح کو اس نے عمداً خونخوار یہودیون کے حوالے کر دیا گو وہ اس سپردگی سے غمگین تہا اور اسکی عورت بہی غمگین تہی۔ کیونکہ وہ دونون مسیح کے سخت معتقد تہے لیکن یہودیون کا سخت شور وغوغا دیکہکر بزدلی اوسپر غالب آگئی تاہم البتہ پوشیدہ طور پر اس نے بہت سعی کی کہ مسیح کی جان کو صلیب سے بچایا جاوے اور اس سعی مین وہ کامیاب بہی ہوگیا مگر بعد اسکے کہ مسیح صلیب پر چڑہایا گیا اور شدت درد سے ایک ایسی سخت غشی مین آگیا کہ گویا وہ موت ہی تہی۔ بہرحال پیلاطوس رومی کی کوشش سے مسیح ابن مریم کی جان بچ گئی اور جان بچنے کے لئے پہلے سے مسیح کی دعا منظور ہو چکی تہی۔ دیکہو عبرانیان باب ۵ آیت ۷ بعد اسکے مسیح اوس زمین سے پوشیدہ طور پر بہاگ کر کشمیر کیطرف آگیا اور وہین فوت ہوا اور تم سن چکے ہو کہ سری نگر محلہ خان یار مین اوسکی قبر ہے یہ سب پیلاطوس کی سعی کا نتیجہ تہا لیکن تاہم اوس پہلے پیلاطوس کی کارروائی بزدلی کی رنگ آمیزی سے خالی نہ تہی اگر وہ اپنے اس قول کا پاس کرکے کہ مین اس شخص کا کوئی گناہ نہین دیکہتا مسیح کو چہوڑ دیتا تو اسپر کچہ مشکل نہ تہا اور وہ چہوڑنے پر قادر تہا مگر وہ قیصر کی ناراضگی سے ڈر گیا لیکن یہ آخری پیلاطوس پادریون کے ہجوم سے نہ ڈرا حالانکہ اسجگہ بہی قیصرہ کی بادشاہت تہی لیکن یہ قیصرہ اوس قیصر سے بدرجہا بہتر تہی۔ اسلئے کسی کے لئے ممکن نہ تہا کہ حاکم پر دباؤ ڈالنے کے لئے اور انصاف چہپانے کے لئے قیصرہ سے ڈراوے بہرحال پہلے مسیح کی نسبت آخری مسیح پر بہت شور اور ہنگامہ اٹہایا گیا تہا اور بہت لوگ اور بہت سے قومون کے [illegible] مجموعہ گئے تہے مگر آخری پیلاطوس نے سچائی سے پیار کیا اور اپنے اس قول کو پورا کرکے دکہایا کہ جو اس نے مجہے مخاطب کرکے کہا تہا کہ مین آپ پر خون کا الزام نہین لگاتا سو اس نے مجہے بہت صفائی اور مردانگی سے بری کیا اور پہلے پیلاطوس نے مسیح کو [illegible] مگر اس پیلاطوس نے جو کچہ عدالت کا تقاضا تہا اوس طور سے اس تقاضا کو پورا کیا جس مین بزدلی کا رنگ نہ تہا جسدن مین بری ہوا اوس دن اس عدالت مین ملتی فوج کا ایک چور بہی پیش ہوا اس سے وقوع مین آیا کہ پہلے مسیح کے ساتہہ بہی ایک چور تہا لیکن اس آخری مسیح کے ساتہہ کے چور کو تو پکڑا گیا اور اس پہلے چور کیطرح جو پہلے مسیح کے ساتہہ پکڑا گیا صلیب پر نہین چڑہایا اور نہ اوسکی ہڈیان توڑی گئیں بلکہ صرف تین ماہ کی قید ہوئی۔

اب پہر ہم اپنے بیان کیطرف رجوع کرکے لکہتے ہین کہ سورۃ فاتحہ مین اس قدر حقایق و دقایق و معارف جمع ہین کہ اگر ان سب کو لکہا جائے تو وہ باتین ایک دفتر مین بہی ختم نہین ہوسکتین اسی ایک حکیمانہ دعا کو دیکہو کہ جو اس سورہ مین سکہائی گئی ہے یعنے اهدنا الصراط المستقیم یہ دعا ایک ایسا مفہوم کلی اپنے اندر رکہتی ہے جو تمام دین اور دنیا کے مقاصد کی کلید ہی ایک کنجی ہے۔ ہم کسی چیز کی حقیقت پر اطلاع نہین پا سکتے اور نہ اوس کے فوائد سے منتفع ہوسکتے ہین جبتک کہ ہمین اس کے پانے کے لئے ایک مستقیم راہ نہ ملے دنیا کی جسقدر مشکل اور پیچیدہ امور ہین خواہ وہ سلطنت اور وزارت کے ذمہ واریون کے متعلق ہون اور خواہ سپہ گری اور جنگ وجدال سے تعلق رکہتے ہون اور خواہ علمی اور ہیئت کے دقیق مسائل کے متعلق ہون اور خواہ صناعت طب کے طریق تشخیص اور علاج کے متعلق اور خواہ تجارت اور زراعت کے متعلق ان تمام امور مین کامیابی ہونا مشکل اور غیر ممکن ہے جبتک کہ اون کے بارہ مین ایک مستقیم راہ نہ ملے کہ کس طور سے اس کام کو شروع کرنا چاہیئے اور ہر ایک عقلمند انسان مشکلات کے وقت مین یہی اپنا فرض سمجہتا ہے کہ اس مشکل سربستہ کے بارہ مین ایک لمبے وقت تک رات کو اور دن کو سوچتا رہے تا کہ اس مشکل کشائی کے لئے کوئی راہ نکل آوے اور ہر ایک صنعت اور ہر ایک ایجاد اور ہر ایک پیچیدہ اور الجہے ہوئے کام کو حل کرنا اس بات کو چاہتا ہے کہ اوس کام کے لئے راہ نکل آوے پس دنیا اور دین کی اغراض کے لئے اصل دعا راہ نکالنے کی دعا ہے جب سیدہی راہ کسی امر کے متعلق ہاتہ مین آجائے تو یقیناً وہ امر بہی خدا کے فضل سے حاصل ہو جاتا ہے خدا کی قدرت اور حکمت نے ہر ایک مدعا کے حصول کے لئے ایک راہ رکہی ہے مثلاً کسی بیمار کا ٹہیک علاج نہین ہوسکتا جب تک اوس مرض کی حقیقت سمجہی اور نسخہ کے تجویز کے لئے ایک ایسی راہ نہ نکل آوے کہ دل فتوے دیدے کہ اس راہ مین کامیابی ہوگی۔ بلکہ کوئی انتظام دنیا مین ہو ہی نہین سکتا جتبک اس انتظام کے لئے ایک راہ پیدا نہ ہو پس راہ کا طلب کرنا طالب مقصد کا فرض ہوا اور جیسا کہ دنیا کی کامیابی کا صحیح سلسلہ ہاتہ مین لینے کے لئے پہلے ایک راہ کی ضرورت ہے جسپر قدم رکہا جائے ایسا ہی خدا کا دوست اور مورد محبت اور فضل بننے کے لئے قدیم سے ایک راہ کی ضرورت پائی گئی ہے اسلئے دوسری سورت مین جو سورۃ البقر ہے جو اس سورۃ کے بعد ہے سورۃ کے شروع ہی مین فرمایا گیا ہے هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ یعنی انعام پانیکی یہ راہ ہے جو ہم بیان کرتے ہین* پس یہہ دعا یعنی دعا اهدنا الصراط المستقیم ایک جامع دعا ہے کہ جو انسان کو اس بات کیطرف متوجہ کرتی ہے کہ مشکلات دینی و دنیوی کے وقت مین اول جس چیز کی تلاش انسان کا فرض ہے وہ یہی ہے کہ اس امر کے حصول کے لئے وہ صراط مستقیم تلاش کرے یعنی کوئی ایسی صاف راہ ڈہونڈے جس سے باسانی مطالب تک پہونچ سکے۔ اور دل الیقین سے بہر جائے شکوک سے نجات ہو لیکن انجیل کی ہدایت کے موافق روٹی مانگنے والا خداجوئی کی راہ اختیار نہ کرے گا اوسکا مقصد تو روٹی ہے جب روٹی مل گئی تو پہر اوسکو خدا سے کیا غرض یہی وجہ ہے کہ عیسائی صراط مستقیم سے گر گئے ایک نہایت قابل شرم عقیدہ جو انسان کو خدا بناتا ہے اون کے گلے پڑ گیا ہم نہین سمجہ سکتے کہ مسیح ابن مریم مین دوسرون کی نسبت کیا زیادتی تہی جس سے اوسکی خدائی کا خیال آیا۔ معجزات مین پہلے اکثر نبی اس سے بڑہکر تہے جیسا کہ موسیٰ اور عیسیٰ اور ایلیا نبی اور مجہے قسم ہے اوس ذات کی جس کے ہاتہ مین میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ مین ہوتا تو وہ کام جو مین کرسکتا ہون وہ ہرگز نہ کرسکتا اور وہ نشان جو مجہ سے ظاہر ہو رہے ہین وہ ہرگز دکہلا نہ سکتا اور خدا کا فضل اپنے سے زیادہ مجہ پر پاتا جبکہ مین ایسا ہون تو سوچو کہ کیا مرتبہ ہے اوس پاک رسول کا جسکی غلامی کیطرف مین منسوب کیا گیا۔ ذلک فضل الله یوتیه من یشاء اسجگہ کوئی حسد اور رشک پیش نہین جاتا خدا جو چاہے کرے جو اوس کے ارادہ کے مخالف کرتا ہے وہ صرف اپنے مقاصد مین نامرادی نہین بلکہ مرکر جہنم کی راہ لیتا ہے ہلاک ہوگئے وہ جنہون نے عاجز مخلوق کو خدا بنایا۔ ہلاک ہوگئے وہ جنہون نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہ کیا مبارک وہ جس نے مجہے پہچانا مین خدا کی سب راہون مین سے آخری راہ ہون اور مین اوس کے سب نورون مین سے آخری نور ہون بدقسمت ہے وہ جو مجہے چہوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔

دوسرا ذریعہ ہدایت کا جو مسلمانون کو دیا گیا ہے سنت ہے یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عملی کارروائیان جو آپ نے قرآن شریف کے احکام کی تشریح کے لئے کرکے دکہلائین مثلاً قرآن شریف مین بظاہر نظر پنجگانہ نمازون کے رکعات معلوم نہین ہوتین کہ صبح کسقدر اور دوسرے وقتون مین کس کس تعداد پر لیکن سنت نے سب کچہ کہول دیا ہے یہ دہوکہ نہ لگے کہ سنت اور حدیث ایک چیز ہے کیونکہ حدیث تو سو ڈیڑہ سو برس کے بعد جمع کی گئی مگر سنت کا قرآن شریف کے ساتہہ ہی وجود تہا مسلمانون پر قرآن شریف کے بعد بڑا احسان سنت کا ہے خدا اور رسول کی ذمہ داری کا فرض صرف دو امر تہے اور وہ یہ کہ خدا نے قرآن کو نازل کرکے مخلوقات کو بذریعہ اپنے قول کے اپنے منشاء سے اطلاع دے یہ تو خدا کے قانون کا فرض تہا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرض تہا کہ خدا کی کلام کو عملی طور پر دکہلا کر بخوبی لوگون کو سمجہا دین پس رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ گفتنی باتین کردنی کے پیرایہ مین دکہلا دین اور اپنی سنت یعنی عملی کارروائی سے معضلات اور مشکلات مسائل کو حل کر دیا یہ کہنا بیجا ہے کہ یہ حل کرنا حدیث پر موقوف تہا کیونکہ حدیث کے وجود سے پہلے اسلام زمین پر قایم ہو چکا تہا کیا جب تک حدیثین جمع نہین ہوئی تہین لوگ نماز نہ پڑہتے تہے یا زکوٰۃ نہ دیتے تہے یا حج نہ کرتے تہے یا حلال وحرام سے واقف نہ تہے۔ ہان تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے کیونکہ بہت سی اسلام کے تاریخی اور اخلاقی اور فقہ کے امور کو حدیثین کہولکر بیان کرتی ہین اور نیز بڑا فائدہ حدیث کا یہ ہے کہ وہ قرآن کی خادم اور سنت کی خادم ہے جن لوگون کو ادب قرآن نہین دیا گیا وہ اس موقعہ پر حدیث کو

* سورہ فاتحہ مین راہ راست کے لئے دعا کی گئی اور دوسری سورۃ مین گویا وہ دعا قبول ہو کر راہ راست بتلائی گئی ہے۔ منہ

* اہل حدیث فعل رسول و قول رسول دونون کا نام حدیث ہی رکہتے ہین ہمین اون کی اصطلاح سے کچہ غرض نہین۔ دراصل سنت الگ ہے جسکی اشاعت اہتمام خود آنحضرت نے بذات خود فرمایا اور حدیث الگ ہے جو بعد مین جمع ہوئی۔ منہ

... قرآن کہتے ہیں جیسا کہ یہودیوں نے اپنی حدیثوں کی ... کہا مگر ہم حدیث کو خادم قرآن اور خادم سنت ... دیتے ہیں اور ظاہر ہے کہ آقا کی شوکت خادموں ... کے ہونے سے بڑھتی ہے قرآن خدا کا قول ہے اور سنت رسول اللہ کا فعل اور حدیث سنت کے لئے ایک تائیدی گواہ ہے - نعوذ باللہ یہ کہنا غلط ... کہ حدیث قرآن پر قاضی ہے اگر قرآن پر کوئی قاضی ہے تو وہ خود قرآن ہے - حدیث جو ایک ظنی مرتبہ پر ہے قرآن کی ہرگز قاضی نہیں ہو سکتی صرف ثبوت ... کے رنگ میں ہے قرآن اور سنت نے اصل کام ... کر دکھایا ہے اور حدیث صرف تائیدی گواہ ہے حدیث قرآن پر کیسی قاضی ہو سکتی ہے قرآن اور سنت ... زمانہ میں ہدایت کر رہے تھے جب کہ اس مصنوعی قاضی کا نام و نشان نہ تھا یہ مت کہو کہ حدیث قرآن پر قاضی ہے بلکہ یہ کہو کہ حدیث قرآن اور سنت کے لئے تائیدی گواہ ہے البتہ سنت ایک ایسی چیز ہے جو قرآن کا منشا ظاہر کرتی ہے اور سنت سے وہ راہ مراد ہے جس راہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عملی طور پر صحابہ کو ڈالدیا تھا سنت ان باتوں کا نام نہیں ہے جو سو ڈیڑھ سو برس بعد کتابوں میں لکھی گئیں بلکہ ان باتوں کا نام حدیث ہے اور **سنت** اس عملی نمونہ کا نام ہے جو نیک مسلمانوں کی عملی حالت میں ابتدا سے چلا آیا ہے جس پر ہزارہا مسلمانوں کو لگایا گیا - ہاں حدیث بھی اگرچہ اکثر حصہ اس کا ظن کے مرتبہ پر ہے مگر بشرط عدم تعارض قرآن و سنت تمسک کے لائق ہے اور مؤید قرآن و سنت ہے اور بہت سے اسلامی مسائل کا ذخیرہ اپنے اندر رکھتی ہے پس **حدیث** کا قدر نہ کرنا گویا ایک عضو اسلام کا کاٹ دینا ہے ہاں اگر ایک ایسی حدیث ہو جو قرآن اور سنت کے نقیض ہو اور نیز ایسی حدیث کی نقیض ہو جو قرآن کے مطابق ہے مثلاً ایک ایسی حدیث ہو جو صحیح بخاری کے مخالف ہے تو وہ حدیث قبول کے لائق نہیں ہوگی کیونکہ اس کے قبول کرنے سے قرآن کو اور ان تمام احادیث کو جو قرآن کے موافق ہیں رد کرنا پڑتا ہے اور میں جانتا ہوں کہ کوئی پرہیزگار اس پر جرأت نہیں کریگا کہ ایسی حدیث پر عقیدہ رکھے جو قرآن اور سنت کے برخلاف اور ایسی حدیثوں کے مخالف ہے جو قرآن کے مطابق ہیں بہرحال احادیث کا قدر کرو اور ان سے فائدہ اٹھاؤ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف سے منسوب ہیں اور جب تک قرآن و سنت ان کی تکذیب نہ کرے تم بھی ان کی تکذیب نہ کرو بلکہ چاہئے کہ احادیث نبویہ پر ایسے کاربند ہو کہ کوئی حرکت نہ کرو ... کوئی سکون اور نہ کوئی فعل کرو اور نہ ترک فعل ...

کی تائید میں تمہارے پاس کوئی حدیث ہو لیکن اگر کوئی ایسی حدیث ہو جو قرآن شریف کے بیان کردہ قصص سے صریح مخالف ہے تو اوسکی تطبیق کے لئے فکر کرو شاید وہ تعارض تمہاری ہی غلطی ہو اور اگر کسی طرح وہ تعارض دور نہ ہو تو ایسی حدیث کو پھینکدو کہ وہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نہیں ہے اور اگر کوئی حدیث ضعیف ہے مگر قرآن سے مطابقت رکھتی ہے تو اس حدیث کو قبول کر لو کیونکہ قرآن اسکا مصدق ہے اور اگر کوئی ایسی حدیث ہے جو کسی پیش گوئی پر مشتمل ہے مگر محدثین کے نزدیک وہ ضعیف ہے اور تمہارے زمانہ میں یا پہلے اس سے اس حدیث کی پیشگوئی سچی نکلی ہے تو اس حدیث کو سچی سمجھو اور ایسے محدثوں اور راویوں کو مخطی اور کاذب خیال کرو جنہوں نے اس حدیث کو ضعیف اور موضوع قرار دیا ہو ایسی حدیثیں صدہا ہیں جن میں پیشگوئیاں ہیں اور اکثر ان میں سے محدثین کے نزدیک مجروح یا موضوع یا ضعیف ہیں پس اگر کوئی حدیث اون میں سے پوری ہو جائے اور تم یہ کہکر ٹال دو کہ ہم اس کو نہیں مانتے کیونکہ یہ حدیث ضعیف ہے یا کوئی راوی اوسکا متدین نہیں ہے تو اس صورت میں تمہاری خود بے ایمانی ہوگی کہ ایسی حدیث کو رد کرو جسکا سچا ہونا خدا نے ظاہر کر دیا خیال کرو کہ اگر ایسی حدیث ہزار ہو اور محدثین کے نزدیک ضعیف ہو اور ہزار پیشگوئی اس کی سچی نکلے تو کیا تم ان حدیثوں کو ضعیف قرار دیکر اسلام کے ہزار ثبوت کو ضائع کر دو گے پس اس صورت میں تم اسلام کے دشمن ٹھیرو گے اور اللہ تعالے فرماتا ہے فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ پس سچی پیشگوئی بجز سچے رسول کے کس کی طرف منسوب ہو سکتی ہے کیا ایسے موقعہ پر یہہ کہنا مناسب حالت ایمانداری نہیں ہے کہ صحیح حدیث کو ضعیف کہنے میں کسی محدث نے غلطی کھائی اور یا یہ کہنا مناسب ہے کہ جھوٹی حدیث کو سچی کر کے خدا نے غلطی کھائی اور اگر ایک حدیث ضعیف درجہ کی بھی بشرطیکہ وہ قرآن اور سنت اور ایسی احادیث کے مخالف نہیں جو قرآن کے موافق ہیں تو اس حدیث پر عمل کرو لیکن بڑی احتیاط سے حدیثوں پر عمل کرنا چاہئے کیونکہ بہت سی احادیث موضوعہ بھی ہیں جنہوں نے اسلام میں فتنہ ڈالا ہے ہر ایک فرقہ اپنے عقیدہ کے موافق حدیث رکھتا ہے یہاں تک کہ نماز جیسے یقینی اور متواتر فریضہ کو احادیث کے تفرقہ نے مختلف صورتوں میں کر دیا ہے کوئی آمین بالجہر کرتا ہے کوئی پوشیدہ کوئی خلف امام فاتحہ پڑھتا ہے کوئی اس پڑھنے کو مفسد نماز جانتا ہے کوئی ... ہاتھ

باندھتا ہے کوئی ناف پر اصل وجہہ اس خلاف کی احادیث ہی ہیں کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ورنہ سنت نے ایک ہی طریق بتلایا تھا پھر روایات کے تداخل نے اس طریق کو جنبش دیدی اسی طرح احادیث کی غلط فہمی نے کئی لوگوں کو ہلاک کر دیا شیعہ بھی اسی سے ہلاک ہوئے اگر قرآن کو اپنا حاکم ٹھیراتے تو ایک سورت نور ہی ان کو نور بخش سکتی تھی مگر حدیثوں نے ان کو ہلاک کیا اسی طرح حضرت مسیح کے وقت وہ یہودی ہلاک ہو گئے جو اہل حدیث کہلاتے تھے کچھ مدت سے ان لوگوں نے توریت کو چھوڑ دیا تھا اور جیسا کہ آجتک اون کا عقیدہ ہے اون کا یہ مذہب تھا کہ حدیث توریت پر قاضی ہے سو ان میں ایسی حدیثیں بکثرت موجود تھیں کہ جب تک ایلیا دوبارہ آسمان سے اپنی عنصری وجود کے ساتھ نازل نہو تب تک ان کا مسیح موعود نہیں آئیگا ان حدیثوں نے ان کو سخت ٹھوکر میں ڈالدیا اور وہ لوگ ان حدیث پر تکیہ کر کے حضرت مسیح کی اس تاویل کو قبول نکر سکے کہ ایلیا سے مراد یوحنا یعنی یحیی نبی ہے جو الیاس کی خو اور طبیعت پر آیا اور بروزی طور پر اوسکا وجود لیا ہے پس تمام ٹھوکران کی حدیثوں کی سبب سے تھی جو آخر کار ان کے بے ایمان ہونے کا موجب ہو گئی اور ممکن ہے کہ وہ لوگ ان حدیثوں کے معنوں میں بھی غلطی کرتے ہوں یا حدیثوں میں بعض بعض انسانی الفاظ مل گئے ہوں غرض شاید مسلمانوں کو اس واقعہ کی خبر نہ ہوگی کہ یہودیوں میں حضرت مسیح کے منکر اہل حدیث ہی تھے انہوں نے ان پر شور مچایا اور تکفیر کا فتوی لکھا اور اون کو کافر قرار دیا اور کہا کہ یہ شخص خدا کی کتابوں کو مانتا نہیں خدا نے الیاس کے دوبارہ آنیکی خبر دی اور یہ اس پیشگوئی کی تاویلیں کرتا اور بغیر کسی قرینہ صادقہ کے ان خبروں کو کسی اور طرف کھینچ کر لے جاتا ہے ✕ اور حضرت مسیح کا

نام اونہوں نے صرف کافر نہیں بلکہ ملحد بھی رکھا اور کہا کہ اگر یہ شخص سچا ہے تو پھر دین موسوی باطل ہے وہ انکے لئے فیج اعوج کا زمانہ تھا جھوٹی حدیثوں نے اون کو دہوکا دیا - غرض حدیثوں کے پڑھنے کے وقت یہ خیال کر لینا چاہئے کہ ایک قوم پہلے اس سے حدیث کو توریت پر قاضی ٹھیرا کر اسحالت تک پہونچ چکی ہے کہ ایک سچے نبی کو اونہوں نے کافر اور دجال کہا اور اس سے انکار کر دیا تاہم مسلمانوں کے لئے صحیح بخاری نہایت متبرک اور مفید کتاب ہے یہ وہی کتاب ہے جس میں صاف طور پر لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے - ایسا ہی مسلم اور دوسری احادیث کی کتابیں بہت سے معارف اور مسائل کا ذخیرہ اپنے اندر رکھتی ہیں اور اس احتیاط سے ان پر عمل واجب ہے کہ کوئی مضمون ایسا نہو جو قرآن اور سنت اور ان احادیث سے مخالف ہو جو قرآن کے مطابق ہیں -

اے خدا کے طالب بندو! کان کہولو اور سنو کہ یقین جیسی کوئی چیز نہیں یقین ہی ہے جو گناہ سے چھوڑاتا ہے یقین ہی ہے جو نیکی کرنے کی قوت دیتا ہے یقین ہی ہے کہ جو خدا کا عاشق صادق بناتا ہے کیا تم گناہ کو بغیر یقین کے چھوڑ سکتے ہو - کیا تم جذبات نفس سے بغیر یقینی تجلی کے رک سکتے ہو - کیا تم بغیر یقین کے کوئی تسلی کر سکتے ہو - کیا تم بغیر یقین کے کوئی سچی تبدیلی پیدا کر سکتے ہو کیا تم بغیر یقین کے کوئی سچی خوشحالی حاصل کر سکتے ہو کیا آسمان کے نیچے کوئی ایسا کفارہ اور ایسا فدیہ ہے جو تم سے گناہ ترک کرا سکے کیا مریم کا بیٹا عیسیٰ ایسا ہے کہ اسکا مصنوعی خون گناہ سے چھڑائے گا ایسا جھوٹ مت بولو جس سے زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے یسوع خود اپنی نجات کیلئے یقین کا محتاج تھا اور اس نے یقین کیا اور نجات پائی - افسوس ہے ان عیسائیوں پر جو یہ کہکر مخلوق کو دہوکا دیتے ہیں کہ ہم نے مسیح کے خون سے گناہ سے نجات پائی ہے حالانکہ وہ سر سے پیر تک گناہ میں غرق ہیں وہ نہیں جانتے کہ ان کا کون خدا ہے بلکہ زندگی تو غفلت میں ہے شراب کی مستی ان کے دماغ میں ہے مگر وہ پاک مستی جو آسمان سے اترتی ہے اس سے وہ بیخبر ہیں -

(باقی آئندہ)

نوٹ ✱ انجیل میں نہایت سخت مخالفت ان خیالات کی گئی تھی جو کہ طالمود کی حدیثوں اور روایتوں میں ظاہر کئے گئے تھے - یہ حدیثیں سینہ بسینہ حضرت موسیٰ تک پہونچائی جاتی تہیں اور کہا جاتا تھا کہ یہ موسیٰ کے الہامات ہیں - بالآخر یہ حال ہو گیا تھا کہ توریت کو چھوڑ کر تمام دقت احادیث کی پڑھنے پر لگایا جاتا تھا بعض امور میں طالمود توریت کے مخالف ہے تب بھی یہود طالمود کی بات پر عمل کرتے تھے جیسا کہ طالمود مؤلفہ یوسف بار کلی مطبوعہ لنڈن ۱۸۷۸ء۔

✕ جس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کفر کا فتویٰ لکھا گیا تو اس وقت وہ پولوس بھی مکفرین کی جماعت میں داخل تھا جس نے بعد میں اپنے تئیں رسول مسیح کے لفظ سے مشہور کیا یہ شخص حضرت مسیح کی زندگی میں آپ کا سخت دشمن تھا جسقدر حضرت مسیح کے نام پر ... بعد یولوس تو ... کے رسول بن جانے کا اس شخص کے گذشتہ چال چلن کی نسبت لکھا ہیں کچھ ضرورت نہیں کہ عیسائی خوب جانتے ہیں افسوس ہے کہ یہ وہی شخص ہے جس نے حضرت مسیح کو جب تک وہ اس ملک میں رہے بہت دکھ دیا تھا اور جب وہ صلیب سے نجات پاکر کشمیر کیطرف چلے آئے تو اس نے ایک جھوٹی خواب کے ذریعہ سے حواریوں میں اپنے تئیں داخل کیا اور تثلیث کا مسئلہ گھڑا اور عیسائیوں پر سور کو جو توریت کے رو سے ابدی حرام تھا حلال کر دیا اور شراب کی بہت کثرت دیدی اور ...

مذہبی دنیا پر سرسری نظر

الحق یعلو ولا یعلیٰ

حضرت مسیح موعود کی صداقت کا زور اور اثر خود عیسائیوں کے منہ سے ظاہر ہو رہا ہے۔ بارہا الحکم کے انہیں کالموں میں ظاہر کیا گیا ہے کہ کس طرح پر عیسائی اخبارات۔ عیسائی علماء عیسویت کی کمزوری کا اظہار کر رہے ہیں۔ حال میں چرچ آف انگلینڈ کے کئی سو پادریوں نے ملکر ایک اشتہار شائع کیا ہے جسکا مختصر سا مضمون ذیل میں درج کرتا ہوں اس اشتہار کے مطالعہ سے معلوم ہو جائیگا۔ کہ کس طرح پر صلیب ٹوٹ رہی ہے۔ یہہ اندرونی حربے ہیں جو عیسویت کے بت کو پاش پاش کر رہے ہیں۔ وہ مضمون یہ ہے۔ کہ آجکل کی سائنس نے جو کہ دن بدن ترقی کر رہی ہے۔ ہمیں یہ بتلا دیا ہے کہ بائیبل میں جو تواریخی حصہ ہے اس کو ہم الہام کہکر ثابت نہیں کر سکتے۔ اگر بائیبل کے پرانے اور نئے نامہ پر ایک تنقیدی نظر ڈالی جاوے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ بہت سی باتیں ایسی ہیں جن کو تاریخی واقعات سے زیادہ وقعت نہیں دیجا سکتی۔ ان کیلئے امر کی خوشی ہے۔ کہ ان کے بہت سے ہم پیشہ بھائی پرانے عہد نامہ کی بابت تو یہ خیال ظاہر کرنے لگ گئے ہیں۔ لیکن نئے عہد نامہ کے متعلق وہ خیالات ظاہر کرنے کی جرأت ہوئی نہیں۔ ان کو اس امر کی شکایت ہے۔ کہ اگر وہ بائیبل کے تاریخی واقعات کو تنقیدی نظر سے دیکھیں۔ تو ان کے عیسائی بھائی ان کو خارج کرنے کی دھمکی دیتے ہیں۔ اور ان کے اس کام کو بری نظر سے دیکھتے ہیں۔ انکا خیال ہے کہ ممکن ہے کہ کنعانی مرید عیسائی ان کو تنگ کریں۔ اور اسطرح کئی سو لایق پادری چرچ سے علیحدہ ہو جائیں۔ انکا خیال یہ بھی ہے۔ کہ لوگوں کی روحوں کو ان تاریخی واقعات کی بنا پر جو کہ ہوائی تاریخ کے مطالعہ سے ثابت نہیں ہو سکتے۔ پرورش دینا عیسائی چرچ کے لیئے خطرناک ہوگا۔

عیسائی کیونکر بنائے جاتے ہیں

ڈاکٹر بینل ایک مشنری

ڈاکٹر بینل جو بنوں میں رہتے ہیں ۔۔۔۔۔۔ یہہ وہی ڈاکٹر بینل ہیں جنہوں نے سائیکل پر سوار ہو کر انڈیا کے بعض بڑے بڑے شہروں کا سفر کیا تھا۔ وہ قادیان بھی آئے تھے انہوں نے اپنے سفرنامہ میں عیسائی بنانے کے راز پر روشنی ڈالی ہے۔ جو ناظرین الحکم کی دلچسپی کے لیئے میں درج کرتا ہوں۔ ڈاکٹر بینل نے ۱۹۰۸ء میں بھی ایک لمبی چٹھی کے ذریعہ مشنریوں کو متنبہ کیا تھا چنانچہ جیسے الحکم میں بھی اسوقت انکی اس تحریر پر نوٹس لیا تھا۔ اور اب جو کچھ عیسائیت کی ترقی کا راز انہوں نے کھولا ہے وہ اور بھی قابل غور ہے +

کئی مشنوں میں یہ قاعدہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ بلا تحقیقات یا کچھ یونہی سا دریافت کرکے چوہڑوں اور چماروں کو اصطباغ دیکر ان کا نام بدل دیتے ہیں اور اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ان کے بد افعال مسیحی مذہب کے لئے ایک سخت دھبہ ہوتے ہیں۔ اور ہندوں اور مسلمانوں کے دلوں میں مسیح کی طرف سے ایک قسم کی نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ پنجاب کے بعض اضلاع میں مسیحیوں کو طنزاً "کرانی" کہا جاتا ہے لیکن اس علاقہ میں (مراد ضلع مراد آباد وغیرہ سے ہے) مسیحیوں کے لئے عام طور پر لفظ چوہڑے اور چمار مستعمل ہیں۔ اس میں زیادہ دقت۔ لہذا نے سے شاید یہ فائدہ مدنظر ہوگا کہ ان کی ایک بڑی تعداد بہت جلد صطباغ پانے کو تیار ہو جاتی ہے۔ وہ یوں اون مشنریوں کو جو انگلستان اور امریکہ سے چندہ بھیجتے ہیں خوش کرنے کا ایک اچھا موقعہ ہاتھ آجاتا ہے لیکن اگر کوئی ان لوگوں کی زندگیوں کو دیکھے تو بہت کم فائدہ نظر آئیگا" اس کے بعد ڈاکٹر بینل صاحب ایک فرانس کے مشنری کی زبانی ایک خاص واقعہ بیان کرتے ہیں۔ ۔۔۔ کی نسبت پادری صاحب نے ۔۔۔ رپورٹ میں دیکھا کہ وہاں دو آدمی عیسائی ہونگے۔ ۔۔۔ ہو نتیجہ یہ معلوم ہوا کہ ایک عیسائی نہیں ہوا۔ لیکن ایک آدمی مشن میں بدستور ہو منتا رہا تھا۔ لوگوں نے اسکی طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہی عیسائی ہے۔ اسکے بعد پادری صاحب کے اپنے الفاظ ہی درج کرتا ہوں۔ "میں نے اوس آدمی کو پاس بلایا اور دریافت کیا۔ کہ تم عیسائی ہو؟ اوس نے جواب دیا کہ نہیں تھا بھی۔ مگر چونکہ پادری صاحب نے میرے ساتھ دغا کیا اس لئے اب میں نہیں رہا۔ میں نے پوچھا کہ کونسی دغا تمہارے ساتھ کی گئی۔ بولا کہ جب میں بچاس ساٹھ رشتہ داروں کو بپتسمے کے لیئے ان کے پاس لے گیا تو وہ نہایت خوش ہوئے اور مجھے ۵ روپیہ کی جمعداری دی لیکن جب انہیں اور زیادہ نظر نہ آیا۔ تو میری جمعداری بھی بند کر دی" ۔۔۔ ڈاکٹر بینل صاحب لکھتے ہیں " اگر ان پادری صاحب نے ان آدمیوں کے بپتسمہ پانے کا حال اپنی رپورٹ میں درج کیا تھا تو واجب تھا کہ اب وہ انکا انجام بھی لکھ دیتے۔ ورنہ تعجب انکا الزام درست ہے کہ انہوں نے اس سے دغا کی اور نہ صرف یہی بلکہ اپنی رپورٹ کے ناظرین کو بھی دہوکا دیا۔ الغرض ان صاحبوں کی طرف سے جو ہزاروں ایسے آدمیوں کو بپتسمہ دیکر انہیں مسیحی بیان کرتے ہیں۔ یہ جواب ملتا ہے کہ اگر یہ سچے عیسائی نہیں ہیں۔ تو ایک دن ہم اُن کی اولاد کو تو تعلیم دینگے ہی اور وہ ضرور سچے مسیحی ہونگے۔ لیکن بائیبل سے کوئی ثبوت پیش کیا جا سکتا کہ سوائے اوس حالت کے جبکہ آدمی سچے دل سے تائب ہوتا اور اوس میں مسیحی ایمان کے نشان پائے جاتے ہیں۔ کسی اور کو بھی بپتسمہ دینا روا ہے۔ اور اگر یہ مان لیا جائے۔ کہ اُس آدمی کا دل تبدیل نہیں ہوا اور اُسکی اولاد کے بچنے کی امید ہے تو اس حالت میں اُسے تعلیم دینا چاہئے نہ کہ بپتسمہ۔

آریہ سماج کی ناکامی

آریہ سماج کی ناکامی کو خود آریوں نے قبول کر لیا ہے جو اس مذہب کے مردہ ہونے کے لئے کافی دلیل ہے اور یہ پیش خیمہ ہے اس موت کا جو اس مذہب پر آنے کو ہے ست دہرم پرچارک جالندھر نے آریہ سماج کی ناکامی پر ایک مسلسل آرٹیکل شروع کیا ہے۔ جس میں اس نے صاف الفاظ میں تسلیم کیا ہے کہ آریہ سماج اپنے مقاصد سے اسلئے راستہ پر جا رہا ہے اور اندرونی شہادت کے لئے جب آریہ سماج کے ممبروں کو مخاطب کرکے پوچھا جاتا ہے تو کہتا ہے کہ نوے فیصدی کے دلوں سے یہ اختیار یہ آواز نکلے گی کہ چاروں طرف ناکامی ہی ناکامی نظر آرہی ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ دن قریب ہیں جب آریہ سماج کا نام صرف ہم کتابوں میں پڑہینگے۔ اور بس۔

طمع زر اور تبدیل مذہب

ہمعصر مالا بار ڈیلی نیوز لکھتا ہے کہ ایک، مالاباری ہندو جیسے لوگ ۔۔۔ نامی گرامی شخص بتاتے ان اطراف میں جا بجا سیر سپاٹا کرتا پھر رہا ہے اور جہاں جاتا ہے مقدس پادریوں کو مسیحی مذہب قبول کرنیکا دم جھانسا دیکر ان سے کچھ نہ کچھ رقم اینٹھ لیتا ہے عوام کا یہی بیان ہے کہ شخص مذکور اس فن میں بڑا چلتا پرزہ ہے اسکی عیاری کے طریقے بہت اور ایک سے ایک چڑھتے ہیں۔ آپ ان دنوں ریاست کوچین میں رونق افروز ہیں اور پولیس کو خوب ناک چنے چبا رہے ہیں۔ اس عیاری چالاکی تو چنداں تعجب خیز نہیں۔ لوگ دنیا میں طمع زر سے ہزار طرح کے مکر و فریب کرتے ہیں۔ اُس نے اگر مذہب کو مطلب براری کا آلہ بنایا تو کون اچنبھا ہوگیا۔ لیکن حیرت اور افسوس تو اُن مسیحی معتقد اُن کی عقل پر ہے جو اس فریبی کے دہوکے میں آتے ہیں۔ انکا دین اگر سچا ہے تو کیا ضرورت ہے کہ وہ کیکو مال و زر کے زور سے اپنے دین کی ترغیب دیں۔ بات یہ ہے کہ اسلام کے آفتاب صداقت صداقت کی تیز شعاعوں نے اب صلیب پرستی کے مذہب کو ایسا مضمحل کر دیا ہے کہ اس قسم کے ذرائع کشش بغیر بیچارے پادریوں کا ایک دن کام نہیں چل سکتا۔ آج ہی اگر مشنوں کو گرانقدر رقوم ملنی بند ہو جائیں تو پھر دیکھیئے ہندوستان میں انکی پُر اسرار تبلیغ و اشاعت کا کیا حشر ہوتا ہے

عیسائی کیسے بنتے ہیں سفیر روس کی رائے

پیپرا ہی نے ایک قدم آگے بڑھکر لکھا تھا۔ کہ اگرچہ جاپان عیسائی ملک نہیں ہے۔ مگر اس کے بہت سے لیڈنگ جنٹلمین۔ جنمیں ایڈمرل ٹوگو بھی شامل ہے۔ عیسائی ہیں۔ مگر اس کے بہت سے لیڈنگ جنٹلمین جنمیں ایڈمرل ٹوگو بھی شامل ہے عیسائی ہیں مگر یہ کبھی ظاہر نہیں کیا گیا کہ یہ لوگ مہاتما بدھ کے پاک تعلیم کو نزدیک کرکے کیوں عیسائی ہوئے یا کسی تکلیف کے باعث یا روحانی زندگی حاصل کرنے کی غرض سے مسٹر ڈبلیو جے سٹیڈ ریویو آف ریویوز کے لایق ایڈیٹر نے مسٹر ایم لیسر کے خیالات سوانح ۔۔۔ اپنے ماہواری میگزین میں کیا ہی عمدہ پیرایہ میں درج کئے ہیں۔

ایم لیسر سفیر روس ہے وہ کہتا ہے کہ ہم کو اسوقت دو تکلیف کا سامنا ہے ایک یہ چین کیلئے دانت پیسنا یعنی اوس پر قبضہ و اقتدار حاصل کرنے کے لئے کوشاں ۔۔۔ دوسرا یہ کہ ساری کی ساری چین یسوع مسیح کی معتقد ہو جاوے وہ کہتا ہے کہ اگر آپ مجھ سے مشنری کی بابت سوال کریں تو میں یہ کہنے کو تیار ہوں کہ جب ایک آدمی مشنری سایہ میں آجاتا ہے تو اوسکا تعلق دوسری قوموں سے قطع ہو جاتا ہے بیشک یہ خیال اوس کے دل میں ہونا چاہیئے کہ یسوع مسیح ہے اوس کے لئے بہشت کی بادشاہت کا کامل ہے اگر جنگ میں قتل ہو کر وہ شہید ہوگا تو اس کا خون گرجا کا بیج بنے گا مگر جہاں تک میرا خیال ہے۔ ان خیالات کو لیکر کوئی عیسائی نہیں ہوتا جب آدمی کسی مصیبت میں گرفتار ہوتا ہے یا کسی ہمسایہ کا مال سرقہ کرتا ہے تو یہ دیکھکر کہ اوسکو کوئی پناہ دینے والا نہیں ہے۔ جھٹ عیسائی ہو جاتا ہے یہ چینی حدود کا ہی حال نہیں بلکہ وہ کہتا ہے کہ ہرشین سرحد پر جب ایک مسلمان کوئی جرم کرتا ہے اور اس خطرہ سے کہ وہ گرفتار ہو کر سخت سزا کا موہنہ دیکھے گا۔ تو وہ فوراً ارتھاڈکس گریک کرسچن بن جاتا ہے۔ محض اس خیال سے کہ سزا سے بچ جاوے یہی تکالیف چین میں دکھائی دے رہی ہیں۔ کوئی خوشی سے عیسائی نہیں ہوتا اور نہ ان خیالات کو لیکر عیسائی ہوتا ہے ان کا ذکر اوپر کیا گیا ہے +

ہیجر بھارت انشورنس کمپنی لاہور کے دفتر سے کمپنی مذکور کی خوش معاملگی کے متعلق مندرجہ ذیل چٹھی الحکم میں شائع ہونیکو ۔۔۔

نقل چٹھی مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۰۹ء منجانب بالمکند ۔۔۔ وکیل بنام سیکرٹری بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور

اسلامی عہد تمدن کی بینظیر تربیت

ناظرین! جب کسی اقبال مند قوم پر ادبار آتا ہے تو پہلے خدا تعالیٰ اس سے وہ محاسن و فضائل سلب کر لیتا ہے جنکی وجہ سے اُسے اقبال ملا تھا یا یوں کہو کہ وہ تمام کی تمام قوم خود بد اطواری میں پڑ کر اوصاف کمال سے بے اعتنائی کرنے لگتی ہے اور افراد قوم کے اخلاق میں برائیاں پیدا ہو کر روز بروز بڑھتی جاتی ہیں یہاں تک کہ شدہ شدہ آنیوالی نسلیں اپنے اسلاف کے طَور وطریق سے بالکل الگ جا پڑتی ہیں۔ آج مسلمان کیوں تباہ وخستہ حال ہیں اور کیوں دنیا میں عزت واقبال کے بعد ذلیل وخوار ہو رہے ہیں؟ صرف اسی لئے کہ ان کے وہ اخلاق واطوار جو کبھی ترقی واقبال کا سبب تھے بگڑ گئے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ۔ جو اوصاف ان کے اسلاف میں تھے خود انہیں نہ رہے۔ اور رہتے تو کیونکر؟ جس تربیت نے انہیں پال پوس کر بڑا کیا۔ اور آنیوالی نسلوں کا ذمہ وار بنایا وہ تو ناقص بلکہ سراپا نقص وعیب ہے۔ بے اختیار رونا آجاتا ہے جب ہم اپنی قوم کے اعلیٰ طبقہ کی جب یہ ابتر حالت ہو تو پھر اوسط وادنیٰ طبقات کا شکوہ ہی کیا ہے۔ انسانی فطرت کا خاصہ ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے سے اعلیٰ کی تقلید و پیروی کرتا ہے۔ پس جب بڑے ہی خراب ہیں تو چھوٹوں کا خراب تر ہونا ایک لازمی امر ہے۔

ہماری بدعنوانیوں اور بدکرداریوں نے صرف ہمیں کو ذلیل وخوار نہیں کیا بلکہ اسلام کے پاک نام کو بٹہ لگایا اور اسلاف کو ناحق بدنام کیا۔ چنانچہ غیر قومیں چھوٹتے ہی یہ کہدیتی ہیں کہ مسلمانوں میں تربیت آج کیا کبھی تھی ہی نہیں۔ جب انکی تہذیب ومدنیت اور علم وفضل کا زمانہ تھا تب بھی تربیت کا رخ اُن کے ہاں سیاہ ہی تھا۔ غیر قومیں جو چاہیں کہیں وہ معذور ہیں۔ پرائے گھر کی بچ کی باتیں۔ تربیت وپرورش کا حال انہیں کیونکر اور کہاں تک معلوم ہو سکتا ہے؟ مگر ننگ قوم وننگ اسلاف ہیں ہم کہ اسلاف کے اوصاف وکمالات کھوئے ہی تھے ہی خبر نہ رکھ سکے کہ وہ لوگ کیسے تھے اور اُس زمانہ کی تعلیم وتربیت کا کیا حال تھا۔ اور کس درجہ کی تھی۔ کہ آج مخالفوں کو تو زبان سے کچھ جواب دیدیتے۔ اگر خود کسی لائق نہ تھے تو اسلاف کی قابلیت تو منوا دیتے۔ مگر نہیں اسلاف کی خوبی کا منوانا خود اخلاف کی قابلیت ولیاقت پر منحصر ہے۔ کاش اب بھی مسلمان اپنی غفلت شعاری اور بے راہ روی سے باز آئیں اور توفیق ان کے شامل حال ہو تاکہ اپنے اسلاف کے طریق تربیت سے آگاہی حاصل کرکے خود بھی اسی طریق کے پابند ہوں

اور ذیل کی چھوٹی سی حکایت کو پڑھکر آج سے بارہ برس پہلے کی اسلامی کامل تربیت کا اس زمانہ کی ناقص تربیت سے مقابلہ کرکے ذرا شرمائیں تو سہی۔ مگر وہ شرم ہی کس کام کی شرم ہے جو شرمناک کاموں کو نہ چھڑا سکے اور آدمی کو سیدھے راستہ پر نہ لے آئے۔

حکایت - محمد ابن عبدالرحمٰن ہاشمی نے اپنے دوست احباب سے بیان کیا کہ جعفر ابن یحییٰ برمکی کی ماں عتابہ اکثر میری والدہ سے ملنے آیا کرتی تھیں۔ چونکہ وہ بڑی دانا اور شیریں گفتار تھیں جب کبھی وہ ہمارے گھر آتیں میں بہت خوش ہوتا۔ اور خواہ مخواہ اِدھر اُدھر کی باتیں چھیڑ کر ان کے پاس بیٹھا رہتا۔ ایکدن یونہی اِدھر اُدھر کی باتیں کرتے کرتے میں نے اُن سے کہا کہ بعض لوگ آپ کے فرزند جعفر کو فضل سے افضل سمجھتے ہیں اور بعض فضل کو جعفر سے۔ آپ بتائیے کہ انمیں سے کون افضل ہے؟ ام جعفر نے کہا بیٹا! فضل فضل ہی ہے۔ میں نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ اکثر لوگوں کی رائے اسکے خلاف ہے۔ ام جعفر نے کہا اچھا لو میں تم سے ایک قصہ بیان کرتی ہوں۔ تم ہی فیصلہ کرو کہ اس سے کیا نتیجہ نکلتا اور کسکی برتری ثابت ہوتی ہے؟! مگر ذرا غور کرکے رائے قائم کرنا۔ میں نے کہا بہت اچھا فرمایئے۔ ام جعفر نے یوں کہنا شروع کیا۔

ایک دن فضل وجعفر دونوں بھائی گھر میں میرے پاس کھیل رہے تھے۔ دفعۃً انکے اباجان آگئے کھانیکا وقت تھا کھانا منگایا اور فضل وجعفر کو بلا کر اپنے ساتھ دسترخوان پر بٹھا لیا۔ دونوں نے سلیقہ کے ساتھ کھانا کھایا۔ اور باپ بیٹوں میں پیار محبت کی باتیں شروع ہوگئیں اور آخر میں ذیل کی گفتگو تک نوبت پہونچی۔

یحییٰ - کیوں بھئی تم شطرنج بھی کھیلنا جانتے ہو؟

جعفر - (جو ذرا شوخ اور جری تھا) جی ہاں۔

یحییٰ - پھر کبھی اپنے بھائی کے ساتھ بھی کھیلے ہو؟

جعفر - جی نہیں۔

یحییٰ - اچھا پھر ہمارے سامنے کھیلو تو۔ دیکھیں کون جیتتا ہے؟

جعفر - بہت بہتر ابھی لیجئے۔

فوراً شطرنج لاکر بچھا دی گئی اور مہرے جما دیئے گئے اور جعفر شطرنج کھیلنے کیلئے سنبھل ہو بیٹھا۔ فضل اگرچہ جعفر سے بہت اچھی شطرنج جانتا تھا۔ لیکن اس نے کھیلنے سے انکار کیا۔

یحییٰ - فضل تمہیں کیا ہو گیا؟ شطرنج کیوں نہیں کھیلتے دیکھو جعفر تیار ہے۔

فضل - جی کچھ میرا جی نہیں چاہتا۔

جعفر - جی نہیں، بھائی صاحب اپنے آپ کو بڑا شاطر سمجھتے ہیں۔ مجھے کمزور سمجھ کر کھیلنا نہیں چاہتے۔ مگر میں شرط سے کھیل سکتا ہوں۔

یحییٰ - دیکھو تو جعفر کیا کہہ رہا ہے؟!

فضل - مگر میں کھیلنا ہی نہیں چاہتا۔ میرا جی نہیں چاہتا۔

یحییٰ - اچھا ہم تمہاری طرف ہوتے کیوں جعفر منظور ہے؟

جعفر - جی بہت بہتر میں تیار ہوں۔

فضل - بہتر ہو کہ مجھے معاف کیا جائے۔

یحییٰ - اچھا تمہاری مرضی نہ سہی۔

اسقدر کہکر ام جعفر میری طرف متوجہ ہوئیں اور بولیں کہو صاحبزادے کیا فیصلہ کرتے ہو؟ میں نے کہا کہ جو کچھ آپنے پہلے فرمایا تھا وہ بالکل صحیح ہے۔

ام جعفر - صاحبزادے میں نے پہلے سے سمجھ لیا تھا کہ تم میری رائے کے موافق فیصلہ کروگے۔ دیکھو جعفر نے اتنی سی دیر میں چار ٹھوکریں کھائیں۔ اور فضل چاروں سے صاف بچ گیا۔ کیونکہ یحییٰ نے جدًا دریافت حال کے لئے شطرنج کی بابت سوال کیا تھا۔ جعفر نے پہلی ٹھوکر کھائی اقرار میں۔ دوسری لغزش یہ کہ بھائی سے کھیلنے کیلئے تیار ہو گیا۔ اور نظلی تک بڑا بیہودہ کیا۔ تیسری غلطی یہ کی کہ شرط باندھکر اپنے بھائی کا مال لینا چاہا۔ اور چوتھی بار تو بالکل سر کے بل ہی گر پڑا اور باپ بھائی دونوں سے کھیلنے پر آمادگی ظاہر کر دی اور ان کے مقابلہ کی جرأت کی۔

ابن عبدالرحمٰن - واللہ! آپ تو قاضی شعبی سے بھی بڑھکر فیصلہ کرنیوالی ہیں۔ مگر یہ بتایئے کہ فضل تو ان سب باتوں کو سمجھ گیا۔ کیا جعفر کچھ بھی نہ سمجھا؟

ام جعفر - اچھا اب اسکی کیفیت بھی سن لو۔ یحییٰ ابو خالد جب باہر چلے گئے میں نے فضل کو الگ بلاکر پوچھا۔ بیٹا تم نے اپنے ابا کی خوشی سے کیوں اعراض کیا؟

فضل - اماں جان اگر میں کھیلتا تو جعفر ہی ہر دو دفعہ غالب اور اُسے شرمندہ ہونا پڑتا۔ ایک تو اسی سبب سے میں نہ کھیلا۔ دوسرے یہ کہ اباجان کو اپنا طرفدار بنا کر بھائی کو مغلوب کرنا مجھے اس سے بھی زیادہ معیوب معلوم ہوا۔

ابن عبدالرحمٰن - اچھا اسی طرح آپ نے جعفر سے بھی کچھ دریافت کیا؟

ام جعفر - ہاں بھئی۔ فضل سے جب میں یہ جواب سن چکی تو تھوڑی دیر کے بعد جعفر کو الگ بلایا اور حسب ذیل گفتگو کی۔

میں - جعفر تمہارے اباجان نے تم سے شطرنج کے متعلق صرف اسلئے سوال کیا تھا کہ کہیں تم اپنا وقت کھیل ہی میں تو نہیں گذارتے؟ فضل تو چپ رہا، مگر تم نے کیسے اقرار کر لیا؟

جعفر - اماں۔ میں نے اباجان کو کئی دفعہ کہتے سنا ہے کہ محنت کے بعد کھیلنے سے طبیعت برقرار آجاتی ہے آپ جانتی ہیں کہ اباجان کو معلوم ہے کہ ہمیں تعلیم وادب میں کسقدر زحمت اٹھانی پڑتی ہے اسلئے مجھے خیال ہوا کہ مبادا ہمارا شطرنج کھیلنا انکو معلوم نہ ہو گیا ہو۔ بھائی کیطرف سے مجھے انکار کرنیکا اندیشہ تھا۔ اسلئے میں نے فوراً کہدیا ہاں ہم کھیلتے ہیں۔ تاکہ بھائی اور مجھپر اباجان خفا نہ ہوں اور اگر خفا ہوتے تو گویا میں نے بھائی کو تو بچا لیا تھا۔

میں - اچھا پھر تم نے بھائی سے شرط باندھکر کیوں کھیلنے کا ارادہ کیا۔ کیا تم اس کا مال خود لینا چاہتے تھے؟

جعفر - جی ہرگز نہیں۔ بلکہ امیرالمؤمنین نے مجھے ایک دوات دی ہے جو بھائی صاحب کو بہت پسند ہے۔ میں نے ہر چند اصرار کیا مگر انہوں نے نہ لی۔ میں صرف اسے ہارنا چاہتا تھا۔ تاکہ بھائی صاحب بخوشی لے لیں۔

ابن عبدالرحمٰن - یا امی ذرا یہ بھی بتا دیجئے کہ وہ دوات کیسی تھی؟

ام جعفر - بیٹا ایکدن جعفر امیرالمؤمنین کے پاس گیا۔ انکی ایک یاقوت سرخ کی مرصع دوات رکھی تھی امیرالمؤمنین نے دیکھا کہ جعفر اُس دوات کو دیکھ رہا ہے اپنے وہ عنایت کردی۔

ابن عبدالرحمٰن - اچھا اب آپ باقی قصہ بھی پورا کیجئے!

ام جعفر - ہاں بیٹے۔ پھر میں نے جعفر سے کہا کہ اچھا یہ بھی سہی مگر تم نے اپنے ابا اور بھائی دونوں کو فریق ثانی بنا کر کھیلنے کی جرأت کیسے کی؟

جعفر - اسلئے کہ میں جانتا تھا کہ اول تو بھائی مجھپر بلا مدد غیر غالب آ جاتے ہیں۔ اور اگر بالفرض انکی بازی گرنے لگی تو اباجان کی مدد سے ضرور غالب آجائینگے۔ اور جیتنے سے انہیں ضرور خوشی ہوگی۔ اسی لئے میں ایسی جرأت کرنے چلا گیا۔

ابن عبدالرحمٰن - خوب! خوب!! مگر مجھے اتنا اور بتا دیجئے کہ جسوقت یہ واقعہ پیش آیا کیا فضل وجعفر بالغ ہو چکے تھے؟

ام جعفر - بیٹا تم کیسی باتیں کرتے ہو۔ ایسے بچوں کی نسبت تمکو یہ خیال کیسے کیونکر پیدا ہو گیا؟ بلوغ تو بلوغ جب ہمارے بچوں کی عمریں دس سال کی ہوتی تھیں ہم انہیں کھیل کود سے روکدیتے تھے۔ اور ہر شخص کے سامنے ہنسنے تک کی اجازت نہ دیتے تھے۔

(قطعہ ماہ ہاشمی)

درخواست نکاح

۱ - قاضی شاہدین صاحب نمبردار وجاگیردار بابل پور قریشی النسب ہیں احمدی سلسلہ میں شادی کرنے کے خواہشمند ہیں آمدنی معقول ہے۔ عمر تیس اور چالیس کے درمیان پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے اس بیوی سے اولاد بھی ہے پرانے رشتہ داروں میں شادی نہیں کرنا چاہتے۔

۲ - سید علی بخش صاحب احمدی بابل پور درزی کا کام کرتے ہیں پچیس روپیہ ماہوار آمدنی ہے عمر بیس اور تیس کے درمیان ہے۔

۳ - منشی عبدالرحمٰن صاحب مدرس ڈیرہ غازیخاں اصل متوطن تونسہ تحصیل سنگھڑ احمدی ہیں۔ احمدیوں ہی میں شادی کرنا چاہتے ہیں عمر تیس سال کے قریب پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے اس کے دو لڑکے آٹھ اور چار سال کی عمر کے ہیں دس روپیہ ماہوار تنخواہ ہے اور دو سو کنال اراضی کے مالک ہیں

جو احمدی صاحب مندرجہ بالا اصحاب سے تعلق پیدا کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر الحکم کی معرفت جواب طلب امور کے متعلق دریافت کر سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کا ایک تازہ اشتہار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم

اے بار ازل ایں ہست روے تو مرا
از مصلحتے دگر طرف بیم لیک
برعزت من اگر کسے حملہ کند
من چیستم وچہ عزتم ہست مگر

بہتر ز ہزار خلد کوئے تو مرا
ہر لحظ نگاہ ہست سوئے تو مرا
صبر است طریق ہم خوئے تو مرا
جنگ است ز بہر آبروئے تو مرا

ایک صاحب محمد اکرام اللہ نام سنتہ روزانہ پیسہ اخبار مورخہ ۲۲ - مئی ۱۹۰۵ء مین میرے ان اشتہارات کی نسبت جنمین اوّل دفعہ اور دوسرے دفعہ کے زلزلہ کی نسبت پیشگوئیان ہین - کچھہ اعتراض شایع کئے ہین اور میرے خیال مین وہ اعتراضات صرف تعصب کیوجہ سے نہین ہین - بلکہ ناسمجھی اور نہایت محدود واقفیت بھی اون کا موجب ہے - قوم کی حالت پر اسی وجہ سے مجھے رونا آتا ہے کہ اعتراض کرنے کیوقت کچھہ تدبر نہین کرتے - اور جنون کی طرح ایک جوش پیدا ہوجاتا ہے - یا خود نمائی کی وجہ سے یہ شوق دامن گیر ہوتا ہے - کہ کسی طرح معترض بنکر ہمین بھی اوّل درجہ کے مخالفون مین جگہ ملجائے - یا کم از کم لایق اور اہل علم متصور ہون - مگر بجائے لایق کہلانے کے خود اپنے ہاتھ سے اپنی پردہ دری کرتے ہین اب اہل انصاف اعتراضات کو سنین - اور ان کے جوابات پر غور کرکے دیکھین - کہ کیا ایسے اعتراضات کوئی منصف مزاج جسکو کچھہ بھی عقل اور دین سے حصہ ملا ہے کرسکتا ہے افسوس کہ یہ لوگ اول خود دہوکا کہاتے ہین - اور پہر لوگون کو دہوکے مین ڈالنا چاہتے ہین - اور اس حالت کا سارا باعث وہ جلاہوا تعصب ہے کہ جو جہنم کی آگ اپنے اندر رکہتا ہے

خلاصہ اعتراض - اوّل قول - اب ہم مرزا صاحب کے قول سے ثابت کرتے ہین کہ زلزلہ کی پیشگوئی کوئی قابل وقعت چیز نہین ہے - کیونکہ وہ اپنی کتاب ازالہ اوہام مین خود لکھتے ہین کہ زلزلہ کی پیشگوئی قابل وقعت چیز نہین بلکہ مہمل اور ناقابل التفات ہے - **الجواب** واضح ہو کہ معترض نے اس جگہ وہ میری عبارت پیش کی ہے کہ جو مینے انجیل متی کی ایک پیشگوئی پر جو حضرت مسیح کیطرف منسوب کیجاتی ہے - ازالہ اوہام مین لکہی ہے اور اس جگہ کافی ہوگا - کہ وہ عبارت زلزلہ کی نسبت جو انجیل متی مین حضرت مسیح کے نام پر مندرج ہے جس کو مینے ازالہ اوہام مین نقل کیا ہے - پہلے سلسلہ پیش کردی جائے - اور پہر وہ عبارتین جو میری پیشگوئیون مین دونون زلزلون کی نسبت بذریعہ اشتہارات شایع ہوچکی ہین - بالمقابل اس جگہ لکہدی جاتی ہین - تا ناظرین خود سمجھہ لین کہ کیا ان دونون پیشگوئیون کی ایک ہی صورت ہے یا ان مین کچھہ فرق بھی ہے - اور کیا میری پیشگوئی مین بھی زلزلہ کی نسبت صرف معمولی الفاظ ہین جو ہر ایک زلزلہ پر صادق آسکتے ہین - جیسا کہ انجیل متی کے الفاظ ہین - یا میری پیشگوئی فوق العادت زلزلہ کی خبر دیتی ہے اور اس جگہ اس بات کا ذکر کرنا بھی بے موقعہ نہ ہوگا - کہ جس سرزمین مین حضرت مسیح تھے - یعنی ملک شام مین اس ملک کی قدیم سے ایسی صورت ہے کہ ہمیشہ اس مین زلزلے آیا کرتے ہین - جیسا کہ کشمیر مین اور ہمیشہ طاعون بھی اس ملک مین آیا کرتی ہے پس اس ملک کے لئے یہ تعجب نہین ہے کہ اس مین زلزلہ آوے - یا طاعون پیدا ہو - بلکہ کوئی بڑا زلزلہ بھی آنا عجیب بات نہین ہے - حضرت مسیح کی پیدایش سے بھی پہلے اس مین زلزلے آچکے ہین - اور ان کی زندگی مین بھی ہمیشہ سخت اور نرم زلزلے آتے رہتے تھے - پہر معمولی بات کی نسبت پیشگوئی کیا ہوگی مگر ہم آگے چلکر بیان کرینگے کہ یہ زلزلہ جسکی نسبت پیشگوئی مینے کی تہی اس ملک کے لئے کوئی معمولی بات نہ تہی - بلکہ ایک انہونی اور فوق العادت بات تہی جسکو تمام ملک کے رہنے والون نے فوق العادت قرار دیا بلکہ نمونہ قیامت سمجھا - اور تمام محقق انگریزون نے بھی یہی گواہی دی - اور تاریخ پنجاب بھی یہی شہادت دیتی ہے - اور نیز پرانی عمارتین جو قریباً سولہ سو برس سے محفوظ چلی آتی ہین - بزبان حال یہی شہادت دے رہی ہین - مگر سب کو معلوم ہے - کہ ملک شام مین تو اس کثرت سے زلزلے آتے ہین کہ جب ... پیشگوئی حضرت مسیح کی لکھی گئی - تو غالباً اس وقت بھی کوئی زلزلہ آرہا ہوگا -

اب ہم ذیل مین وہ پیشگوئی لکھتے ہین - جو زلزلہ آنے کی نسبت انجیل متی مین لکھی گئی ہے جسکو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کیا گیا ہے - اور وہ یہ ہے قوم قوم پر اور بادشاہت پر بادشاہت چڑہ آویگی اور کال اور مری پڑے گی - اور جگہ جگہ بھونچال آوین گے - دیکھو انجیل متی باب ۲۴ - یہی پیشگوئی ہے - جسکی نسبت مینے ازالہ اوہام مین وہ عبارت لکھی ہے جو معترض نے اخبار مذکور کے صفحہ ۵ پانچ کالم اوّل سطر ۲۲ چھبیس مین درج کی ہے - اور وہ یہ ہے - کیا یہی کچھہ پیشگوئیان ہین - کہ زلزلے آئین گے - مری پڑیگی لڑائیان ہونگی - قحط پڑینگے - معترض صاحب میری اس عبارت کو لکھکر اس سے بات نکالتے ہین - کہ گویا مینے یہ اقرار کیا ہے - کہ زلزلہ کی نسبت پیشگوئی کرنا کوئی قابل وقعت چیز نہین اور ہر ایک عقلمند سمجھہ سکتا ہے کہ اس عبارت سے میرا یہ مدعا نہین ہے جو معترض نے سمجھا ہے - بلکہ غرض یہ ہے - کہ معمولی طور پر ایک بات کو پیش کرنا - جسمین کوئی اعجوبہ نہین اور جسمین کوئی فوق العادت امر نہین - پیشگوئی کے مفہوم مین داخل نہین ہوسکتا مثلاً اگر کوئی پیشگوئی کرے - کہ برسات کے دنون مین کچہہ نہ کچہہ بارشین ہونگی تو یہ پیشگوئی نہین کہلاسکتی - کیونکہ عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ برسات کے دنون مین کچہہ نہ کچہہ بارشین ہوجایا کرتی ہین - ہان اگر کوئی یہ پیشگوئی کرے کہ اب کی دفعہ برسات کے دنون مین اس قدر بارشین ہونگی کہ زمین مین سے چشمے جاری ہوجائین گے - اور کوئین پر ہوکر نہرون کی طرح بہنے لگین گے اور گذشتہ سو برس مین ایسی بارش کی کوئی نظیر نہین ہوگی - تو اس کا نام ضرور ایک امر خارق عادت اور پیشگوئی رکہا جائے گا - سو اسی اصول کے لحاظ سے مینے انجیل متی باب ۲۴ کی پیشگوئی پر اعتراض کیا تہا کہ صرف اتنا کہدینا کہ زلزلے آئین گے خاصکر اس ملک مین جس مین ہمیشہ زلزلے آیا کرتے ہین بلکہ سخت زلزلے بھی آتے ہین یہ کوئی ایسی خبر نہین ہے جسکا نام پیشگوئی رکہا جائے یا اسکو ایک امر خارق عادت ٹہرایا جائے اب دیکھنا چاہئے کہ کیا ان ہر سہ اشتہارات مین بھی جو مینے زلزلہ کی نسبت پیشگوئی کے طور پر ملک مین شایع کئے ایسی ہی معمولی خبر پائی جاتی ہے - جس مین کوئی امر خارق عادت نہین اگر درحقیقت ایسا ہی ہے تو پہر زلزلہ کی نسبت میری پیشگوئی بھی ایک معمولی بات ہوگی زلزلہ کی نسبت میرے اشتہار کے الفاظ یہ ہین کہ ... مین مجھے خداتعالےٰ کیطرف سے یہ وحی ہوئی تہی - جسکو مینے اخبار الحکم اور البدر مین شایع کرادیا تہا عفت الدیار محلہا ومقامہا یعنی اس ملک کا ایک حصہ مٹ جائیگا اس کی وہ عمارتین جو عارضی سکونت کی جگہین وہ عمارتین جو مستقل سکونت کی جگہین دونون نابود ہوجائین گی اور ان کا نام ونشان نہین رہیگا الدیار پر جو الف لام ہے وہ دلالت کرتا ہے جو خداتعالےٰ کے علم مین اس ملک مین سے وہ خاص خاص جگہین - جنپر یہ تباہی آئیگی - اور وہ خاص حصہ ملک کے مکانات ہین - جو زمین سے برابر ہوجائین گے - یہ کس قدر فوق العادت پیشگوئی اور کس شد و مد سے اس مین آئندہ واقعہ کا ذکر ہے - جس کی ۱۶ سولہ سو برس تک بھی اس ملک مین نظیر نہین پائی جاتی چنانچہ انگریزی اخبارون کے پڑہنے سے معلوم ہوگا - کہ بڑے بڑے طبقات الارض کے محقق اس ملک کی نسبت - یہ فوق العادت واقعہ قرار دیتے ہین - یہانتک کہ یورپ کے بڑے بڑے محققون کی شہادت سے شایع ہوچکا ہے کہ سولہ سو برس تک بھی پنجاب مین اس زلزلہ کی نظیر نہین پائی جاتی - اور تمام اخبارین اس مضمون سے بھری پڑی ہین - کہ یہ زلزلہ نمونہ قیامت تہا - پس جبکہ اس وحی الٰہی مین جو میرے پر ہوئی - یہ فوق العادت مضمون ہے - کہ اس حادثہ سے عمارتین نابود ہوجائین گی - اور ایک حصہ اس ملک کا تباہ ہوجائیگا تو پہر نہایت افسوس ہے کہ ایسی عظیم الشان پیشگوئی کو جو ایک ملک کے تباہ ہونے کی خبر دیتی ہے - انجیل کی ایک معمولی خبر کے برابر ٹہرایا جاوے - جو زلزلے آئین گے اور وہ بھی اس ملک مین جو زلزلون کا گھر ہے - کیا کسی پیشگوئی کے اس سے زیادہ الفاظ ڈرانے والے ہوسکتے ہین - ہر ایک منصف مزاج خود سوچ لے - کہ کیا اس ملک پنجاب کے لئے زلزلہ کی پیشگوئی کے الفاظ اس سے زیادہ فوق العادت ہوسکتے ہین - جو وحی ربانی عفت الدیار محلہا ومقامہا مین پائے جاتے ہین - جس کے یہ معنے ہین - کہ ایک حصہ ملک کا ایسا تباہ ہوجائیگا کہ اس کی عمارتین تمام نابود ہوجائینگی - نہ سرائین باقی رہین گی نہ مستقل سکونت کی جگہ اس جگہ ادنےٰ عربی دان بھی الدیار کے الف لام کو ذہن مین رکھکر سمجھہ سکتا ہے کہ الدیار سے ایک حصہ ملک کا مراد ہے اور عفت کے لفظ سے یہی مطلب ہے - کہ اس حصہ ملک کے سب مکانات گرجائین گے - نابود ہوجائین گے - ناپدید ہوجائینگے ✕ پس کوئی مجھکو سمجہاوے - کہ اس ملک کے لئے اس دفعہ پہلے اس سے کب پیش آیا تہا ورنہ ایماندارى سے بعید ہے کہ انسان بے حیا ہوکر جہوٹ بولے اور اس خدا کا خوف نہ کرے جسکا ہاتھہ ہر ایک وقت سزا دینے پر قادر ہے اور پہر اشتہار الوصیت مین جو ۲۷ - فروری ۱۹۰۵ء مین زلزلہ سے پہلے شایع کیا گیا تہا یہ عبارت درج ہے - اسوقت جو آدہی رات کے بعد چار بج چکے ہین بطور کشف مینے دیکھا ہے کہ دردناک موتون سے عجیب طور پر شور قیامت برپا ہے - ساتھہ ہی یہ بھی الہام ہوا کہ **موتا موتی لگ رہی ہے** اب سوچو کہ کیا ایک آئندہ واقعہ کی ان الفاظ سے پیشگوئی کرنا کہ وہ نمونہ قیامت ہوگا اور شور قیامت اس سے برپا ہوگا - وہ پیشگوئی اس پیشگوئی سے مشابہ ہوسکتی ہے جو معمولی الفاظ مین کہا جائے جو زلزلے آوین گے خاصکر شام جیسے ملک مین جو اکثر زلزلون اور طاعون کی جگہ ہے اگر خداتعالےٰ کا خوف ہو تو خداتعالےٰ کی پیشگوئی کے انکار مین اسقدر دلیری یہ میرے پر حملہ نہین بلکہ خداتعالےٰ پر حملہ ہے

✕ اگر کسی کو ان معنون مین شک ہو تو اسے اللہ تعالےٰ کی قسم ہے کہ کسی مخالف عربی دان کو قسم دیکر پوچہہ لے - کہ کیا ان ہام عفت الدیار مین عمارتون کا گرنا نابود ہوجانا اور ایسے مکانات کا گرنا جو عارضی آمد و رفت کے لئے مقرر ہوتے ہین جیسا کہ دہرم سالہ اور کانگڑہ کے پہاڑ کی لالہ ... دالی دیوی کا مندر یا دائمی بود و باش کے مکانات کا گرنا ثابت نہین ہوتا ہے ظاہر ہے کہ ایسے ... [illegible]
[illegible]

جس کا وہ کلام ہے - اور یہ کہنا کہ عفت الدیار محلہا ومقامہا یہ لبید بن ربیعہ کے ایک بیت کا پہلا مصرعہ ہے - یہ بھی خدا تعالے پر گستاخانہ حملہ ہے - وہ ہر ایک شخص کے قول کا وارث ہے لبید ہو یا کوئی اور ہو اسی کی توفیق سے شعر بھی بنتا ہے - پس اگر اس نے ایک شخص کے کلام کو لیکر بطور وحی القا کر دیا تو اس پر کوئی اعتراض نہین - اور اگر یہ اعتراض ہو سکتا ہے تو پھر اس بات کا کیا جواب ہے - کہ قرآن شریف مین جو یہ آیت ہے - فتبارک اللہ احسن الخالقین - یہ بھی دراصل ایک انسان کا کلام تھا یعنی عبد اللہ بن ابی سرح کا جو ابتداء مین قرآن شریف کی بعض آیات کا کاتب بھی تھا - پھر مرتد ہو گیا - وہی کلام اس کا بغیر کمی بیشی کے فرقان مجید مین نازل ہو گیا - اور یہ وحی الٰہی کہ عفت الدیار محلہا ومقامہا اس کے حروف قرآن شریف کی آیت موصوفہ کے حروف سے بھی زیادہ نہین ہین - یعنی فتبارک اللہ احسن الخالقین ہے بلکہ اس کے اکیس ۲۱ حرف ہین - مگر آیت قرآنی کے بائیس حروف - پھر معترض کا اس وحی الٰہی پر یہ کہاوت سنانا کہ - کہین کی اینٹ کہین کا روڑا - بھانمتی نے کنبہ جوڑا × اسکو ذرا سوچنا چاہئے - کہ اس نے در حقیقت قرآن شریف پر حملہ کر کے اپنی عاقبت درست کر لی ہے - اور قرآن شریف مین صرف یہی وحی نہین جو اسبات کا نمونہ ہو - جو وہ پہلے انسانی کلام تھا - اور پھر اس سے خدا تعالے کی وحی کا توارد ہوا - بلکہ بہت سے ایسے نمونے پیش ہو سکتے ہین - جہان انسانی کلام سے خدا تعالے کے کلام کا توارد ہوا - جیسا کہ قرآن شریف کو بہت جگہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کلام سے توارد ہوا ہے - جس سے علماء بے خبر نہین ہین - اور جن کی نسبت ایک بڑی فہرست پیش ہو سکتی ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے - کہ معترض دراصل قرآن شریف سے منکر ہے ورنہ ایسا گستاخی اور بے ادبی کا کلمہ ہرگز اس کے منہ پر نہ آتا - کیا کوئی مومن ایسا اعتراض کسی پر کر سکتا ہے ؟ کہ وہ اعتراض بعینہٖ قرآن شریف پر آتا ہے - نعوذ باللہ ہرگز نہین -

پھر معترض کا پیشگوئی عفت الدیار پر ایک یہ بھی اعتراض ہے کہ عفت کا لفظ جو ماضی کا صیغہ ہے - اسکا ترجمہ مضارع کے معنون مین کیا گیا ہے حالانکہ اس کا ترجمہ ماضی کے معنون مین کرنا چاہئے تھا - اس اعتراض کے ساتھ معترض نے بہت شوخی دکھلائی ہے - گویا مخالفانہ حملہ مین اسکو بھاری کامیابی ہوئی ہے - اب ہم اس کی کس کس دہوکا دہی کو ظاہر کرین - جس شخص نے کافیہ یا ہدایت النحو بھی پڑھی ہوگی وہ خوب جانتا ہے - کہ ماضی مضارع کے معنون پر بھی آجاتی ہے - بلکہ ایسے مقامات مین جبکہ آنے والا واقعہ متکلم کی نگاہ مین یقینی الوقوع ہو * مضارع کو ماضی کے صیغہ پر لاتے ہین تا اس امر کا یقینی الوقوع ہونا ظاہر ہو - اور قرآن شریف مین اس کی بہت نظیرین ہین - جیسا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے ونفخ فی الصور فاذا ہم من الاجداث الی ربہم ینسلون اور جیسا کہ فرماتا ہے واذ قال اللہ یا عیسے ابن مریم ء انت قلت للناس اتخذونی وامی الٰہین من دون اللہ الخ قال اللہ ہذا یوم ینفع الصادقین صدقہم اور جیسا کہ فرماتا ہے - ونزعنا ما فی صدورہم من غل اخوانا علے سرر متقابلین - اور جیسا کہ فرماتا ہے - ونادی اصحاب الجنۃ اصحاب النار ان قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا فہل وجدتم ما وعد ربکم حقا قالوا نعم - اور جیسا کہ فرماتا ہے تبت یدا ابی لہب وتب ما اغنی عنہ مالہ وما کسب اور جیسا کہ فرماتا ہے ولو تری اذ وقفوا علے النار اور جیسا کہ فرماتا ہے - ولو تری اذ وقفوا علے ربہم - قال الیس ہذا بالحق - قالوا بلے وربنا - اب معترض صاحب فرما دین کہ کیا یہ قرآنی آیات ماضی کے صیغے ہین یا مضارع کے اور اگر ماضی صیغے ہین - تو ان کے معنے اس جگہ مضارع کے ہین - یا ماضی کے - جھوٹ بولنے کی سزا تو اس قدر کافی ہے - کہ آپ کا حملہ صرف میرے پر حملہ نہین - بلکہ یہ تو قرآن شریف پر بھی حملہ ہو گیا - گویا وہ صرف و نحو جو آپ کو معلوم ہے - خدا کو معلوم نہین اسی وجہ سے خدا نے جا بجا غلطیان کہائین - اور مضارع کی جگہ ماضی کو لکھدیا -

پھر اس کے ساتھ آپ کا ایک اور اعتراض بھی ہے اور وہ یہ ہے - کہ اس پیشگوئی یعنی عفت الدیار محلہا ومقامہا مین زلزلہ کا لفظ کہان ہے - افسوس اس معترض کو یہ معلوم نہین کہ مقصود بالذات تو پیشگوئی کا اسی قدر مفہوم ہے - جو الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے - غرض تو صرف اتنی ہے - کہ ایک حصہ ملک پر بڑی تباہی آئے گی - اس جگہ دانا خود سمجھ سکتا ہے کہ مکانات کا تباہ ہونا بذریعہ زلزلہ ہی ہوا کرتا ہے ہان ممکن ہے کہ عظیم الشان ملک کی تباہی اور شہرون اور مکانات کا نابود ہو جانا کسی اور ذریعہ سے ظہور مین آوے - مگر تب بھی بہرحال یہ پیشگوئی سچی ثابت ہوگی - اور چونکہ سنت اللہ کے موافق اس تباہی کو زلزلہ پر دلالت التزامی ہے - اسلئے اسکا ذکر کرنا ضروری نہ تھا - لیکن چونکہ خدا تعالے جانتا تھا کہ بعض کم فہم جن کی فطرت نادانی اور تعصب کی معجون ہے - ایسا اعتراض بھی کرین گے اس لئے اس نے زلزلہ کا لفظ بھی بتصریح لکھدیا - دیکھو پرچہ الحکم مورخہ ۲۴ - دسمبر ۱۹۰۳ء اور اگرچہ یہ پیشگوئی زلزلہ کی پیشگوئی سے الگ کر کے جو اس سے پہلے شایع ہو چکی ہے اور سخت تباہی آئے گی اور عمارات نابود ہو جائینگی اور بستیان کالعدم ہو جائینگی اور یہ نہین بتلاتی کہ کس خاص ذریعہ سے یہ تباہیان وقوع مین آئینگی - لیکن جو شخص سوچے گا - کہ شہر اور بستیان کس ذریعے سے زمین مین دھنسا کرتی ہین اور یکدفعہ عمارتین کیونکر گر جاتی ہین - اور اس پیشگوئی کے ساتھ اس پیشگوئی کو بھی پڑھے گا - جو اسی پرچہ مین پانچ ماہ پہلے شایع ہو چکی ہے جس کے یہ لفظ ہین - کہ زلزلہ کا دھکا - وہ ایسا اعتراض کرنے سے حیا کرے گا - کہ پیشگوئی مین زلزلہ کا ذکر نہین - ہان ہم یہ اب بھی کہتے ہین - کہ خدا تعالے کے کلام مین استعارات بھی ہوتے ہین جیسا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے من کان فی ہذہٖ اعمی فہو فی الاخرۃ اعمی × - لہذا ممکن تھا - کہ زلزلہ سے مراد اور کوئی عظیم الشان آفت ہوتی - جو پورے طور پر زلزلہ کا رنگ اپنے اندر رکھتی - مگر ظاہر عبارت بہ نسبت تاویل کے زیادہ حق رکھتی ہے - پس دراصل اس پیشگوئی کا خلاصہ یہی تھا - لیکن خدا تعالے نے دشمنون کا منہ کالا کرنے کے لئے ظاہر الفاظ ہی

رو سے بھی اسکو پورا کر دیا - اور ممکن ہے کہ بعد اس کے بعض حصے اس پیشگوئی کے کسی اور رنگ مین بھی ظاہر ہون لیکن بہرحال وہ امر خارق عادت ہوگا جس کی یہ پیشگوئی ہے چنانچہ یہی زلزلہ جس نے اسقدر پنجاب مین نقصان پہونچایا اس کی نسبت تحقیقات کی رو سے سول ملٹری گزٹ وغیرہ اخبارات مین شایع ہو چکا ہے - اور یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ سوا سو برس تک اس ملک پنجاب مین ایسا کوئی زلزلہ نہین آیا - پس یہ پیش گوئی بلاشبہ اول درجہ کی خارق عادت امر کی خبر دیتی ہے اور ممکن ہے کہ اس کے بعد بھی کچھ ایسے حوادث مختلف اسباب طبعیہ سے ظاہر ہون جو ایسے تباہیون کے موجب ہو جائین جو خارق عادت ہین پس اگر اس پیشگوئی کے کسی حصہ مین زلزلہ کا ذکر بھی نہ ہوتا - تب بھی یہ عظیم الشان نشان تھا کیونکہ مقصود تو اس پیشگوئی مین ایک خارق عادت تباہی اور جگہون کی ہے جو بے مثل ہے زلزلہ سے ہو یا کسی اور وجہ سے - پس جب کہ یہ شہادت مل چکی - کہ سوا سو برس تک اس تباہی کی ملک پنجاب مین نظیر نہین پائی جاتی - تو یہ پیشگوئی ایک معمولی امر نہ رہا - جو صرف انسانی اٹکل سے ہو سکتا ہے -

اس پیشگوئی کے پہلے حصہ مین جو ۲۴ - دسمبر ۱۹۰۳ء مین اسی اخبار الحکم مین درج ہوئی تھا صریح لفظون مین زلزلہ کا ذکر بھی شایع ہو چکا ہے تو ایسے معترض کی عقل پر ہنسین یا رو دین - جو کہتا ہے جو زلزلہ کی کوئی پیشگوئی نہین کی -

اب یاد رہے کہ وحی الٰہی یعنی عفت الدیار محلہا ومقامہا یہ وہ کلام ہے جو آج سے تیرہ سو برس پہلے خدا تعالے نے لبید بن ربیعہ العامری کے دل مین ڈالا تھا جو اس کے اس قصیدہ کا اول مصرع ہے جو سبعہ معلقہ کا چوتھا قصیدہ ہے اور لبید نے زمانہ اسلام کا پایا تھا اور مشرف باسلام ہو گیا تھا اور صحابہ رضی اللہ عنہم مین داخل تھا اس لئے خدا تعالے نے اسکے کلام کو یہ عزت دی کہ جو آخری زمانہ کی نسبت ایک عظیم الشان پیشگوئی تھی کہ ایسی ایسی تباہیان ہونگی جنسے ایک ملک تباہ ہوگا وہ اسی کے مصرع کے الفاظ مین بطور وحی فرمائی گئی جو اسکے منہ سے نکلی تھی - پس یہ تعجب سخت نادانی ہے کہ ایک کلام جو مسلمان کے منہ سے نکلا ہے وہ کیون وحی الٰہی مین داخل ہوا کیونکہ جیسا کہ ہم ابھی بیان کر چکے ہین وہ کلام جو عبد اللہ بن ابی سرح کے منہ سے نکلا تھا یعنی فتبارک اللہ احسن الخالقین وہی قرآن شریف مین نازل ہوا جسکی وجہ سے عبد اللہ بن ابی سرح مرتد ہو کر مکہ کی طرف بھاگ گیا + پس جبکہ خدا تعالے . . . . . .

* اگرچہ گناہ ہزارون قسم کے ہوتے ہین - مگر نہایت درجہ کا لعنتی وہ شخص ہے جو خدا تعالے کے پاک کلام پر اعتراض کرے - جاہل جلدی سے اور گستاخی سے اور خوش ہو کر خدا تعالے کے کلام پر اعتراض کرتا ہے - اور اس قدر وہ سے لڑتا ہے اگر وہ مر جاتا - تو اس سے بہتر تھا - منہ

* مثلاً جس شخص کو سخت سمی زہر دی گئی ہو - وہ کہتا ہے کہ مین تو مر گیا - اور ظاہر ہے - کہ مر گیا ماضی کا صیغہ ہے مضارع کا صیغہ نہین ہے - اس سے مطلب اسکا یہ ہوتا ہے کہ مین مر جاؤنگا اور مثلاً ایک وکیل جس کو ایک قوی اور کھلی کھلی نظیر فیصلہ چیف کورٹ کی اپنے موکل کے حق مین مل گئی ہے - وہ خوش ہو کر کہتا ہے کہ بس اب ہم نے فتح پالی حالانکہ مقدمہ ابھی زیر تجویز ہے کوئی فیصلہ نہین لکھا گیا - یعنی مطلب اسکا یہ ہوتا ہے کہ ہم یقیناً فتح پالینگے اسی وجہ سے مضارع کی جگہ ماضی کا صیغہ استعمال کرتا ہے - منہ

× اس آیت کے یہ معنے ہین کہ جو شخص اس جہان مین اندھا ہے وہ دوسرے جہان مین بھی اندھا ہی ہوگا یعنی جسکو خدا کا دیدار اس جگہ نہین اوس جگہ بھی نہین اس آیت کے یہ معنے نہین ہین کہ جو بیچارے جسمانی طور پر اس جہان مین اندھے ہین وہ دوسرے جہان مین بھی اندھے ہونگے - یعنی استعارہ کے جاہل کا نام اندھا رکھا گیا - منہ

+ دیکھو تفسیر ابن ابی السعود علی حاشیۃ التفسیر الکبیر ۲۷۶ + ۲۷۷ جلد ۲ -

کے کلام کا ایک مرتبہ کے کلام سے توارد ہو گیا تو اس سے کیوں تعجب کرنا چاہئے کہ لبید جیسے صحابی بزرگوار کے کلام سے اسکے کلام کا توارد ہو جائے خدا تعالےٰ جیسے ہر ایک چیز کا وارث ہے ہر ایک پاک کلام کا بھی وارث ہے اور ہر ایک پاک کلام اسی کی توفیق سے مُنہ سے نکلتا ہے - پس اگر ایسا کلام بطور وحی نازل ہو جائے تو اس بارہ میں وہی شخص شک کرے گا جسکو اسلام میں شک ہو اور لبید کے وفضائل میں سے ایک یہ بھی تھا جو اسنے نہ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا بلکہ زمانہ فتوحات اسلام کا خوب دیکھا اور ۴۱ھ ہجری میں ایکسو ستاون برس کے عمر پا کر فوت ہوا - اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کلام سے بھی کئی مرتبہ قرآن شریف کا توارد ہوا جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قال قال عمر وافقت ربی فی اربع یعنی چار باتیں جو میرے منہ سے نکلیں وہی خدا تعالےٰ نے فرمائیں اور اگر ہم اس اُمت مرحومہ کے اولیاء کرام کا ذکر کریں کہ کسقدر دوسرون کے کلام بطور الہام انکے دلوں پر القا ہوئے اور بعض کو مثنوی رومی کے اشعار بطور الہام منجانب اللہ دل پر ڈالے گئے تو یہ بیان ایک علیحدہ رسالہ کو چاہتا ہے اور میں جانتا ہون کہ جس شخص کو ایک ذرا واقفیت بھی اس کوچہ سے ہوگی وہ کبھی اس بات کو منہ پر نہیں لائیگا کہ خدا کے کلام کو انسان کے کلام سے توارد نہیں ہو سکتا بلکہ ہر ایک شخص جو کسی قدر علم شریعت سے حصہ رکھتا ہے وہ ایسے کلمہ کو موجب کفر سمجھے گا کیونکہ اس عقیدہ سے قرآن شریف سے انکار کرنا لازم آتا ہے ہاں اسجگہ ایک اشکال بھی ہے اور ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اُس اشکال کو بھی حل کر دیں وہ یہ ہے کہ اگر یہ جائز ہے کہ کسی انسان کے کلام سے خدا کے کلام کا توارد ہو تو ایسا ہونا قرآن شریف کے معجزہ ہونے میں قدح پیدا کرتا ہے لیکن جیسا کہ صاحب تفسیر کبیر اور دوسرے مفسرون نے لکھا ہے کوئی جائے اشکال نہیں کیونکہ اسقدر قلیل کلام پر اعجاز کی بنا نہیں ورنہ قرآن شریف کے کلمات بھی وہی ہیں جو اور عربون کے منہ سے نکلتے تھے اعجازی صورت کے پیدا ہونے کے لئے ضروری ہے کہ خدا کا کلام کم سے کم اس سورۃ کے برابر ہو جو سب سے چھوٹی سورۃ قرآن شریف میں ہے یا کم سے کم دس آیتیں ہوں کیونکہ اسقدر کو قرآن شریف نے معجزہ ٹھہرایا ہے مگر میں کہتا ہوں کہ اگر کسی شخص کا کلام خدا کے کلام میں بطور وحی کے داخل ہو جائے تو وہ بہرحال اعجاز کا رنگ پکڑ لیتا ہے مثلاً یہی وحی الٰہی یعنی عفت الدیار محلها ومقامها جب لبید رضی اللہ عنہ کے منہ سے شعر کے طور پر نکلی تو یہ معجزہ نہ تھی لیکن جب وحی کے طور پر ظاہر ہوئی تو اب معجزہ ہو گئی کیونکہ لبید ایک واقعہ گذشتہ کے حالات پیش کرتا ہے جنکا بیان کرنا انسانی قدرت کے اندر داخل ہے لیکن اب خدا تعالےٰ لبید کے کلام سے اپنی وحی کا توارد کر کے ایک واقعہ عظیمہ آئندہ کی خبر دیتا ہے جو انسانی طاقتون سے باہر ہے پس وہی کلام جب لبید کیطرف منسوب کیا جائے تو معجزہ نہیں ہے لیکن جب خدا تعالےٰ کی طرف منسوب کیا جائے تو بلاشبہ معجزہ ہے آج سے ایک سال پہلے اعلیٰ لوگوں کو بتا دیا تھا کہ ایک حصہ اس ملک کا زلزلہ شدیدہ کے سبب سے تباہ اور ویران ہو جائیگا یہ کسکو خبر تھی کہ اسقدر شہر اور دیہات ملک پنجاب میں وہ حصہ کہ تمام عمارتیں نابود ہو جائینگی اور سطح زمین کی ایسی صورت ہو جائیگی کہ گویا اس پر کبھی کوئی عمارت نہ تھی پس اس بات کا نام معجزہ ہے کہ کوئی ایسی بات ظہور میں آوے جو پہلے اس سے کسی کے خیال و گمان میں نہ تھی اور امکانی طور پر بھی اسکی طرف کسی کا خیال نہ تھا کیا یہ سچ نہیں ہے کہ اس ملک کے رہنے والون نے اس زلزلہ شدیدہ کو بڑے تعجب کی نظر سے دیکھا ہے اور اسکو ایک غیر معمولی اور نرالی بات اور نمونہ قیامت قرار دیا ہے اور کیا یہ سچ نہیں ہے کہ محققان یورپ نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ اس ملک کی تاریخ پر ہزار برس تک نظر ڈالا کر ثابت ہوتا ہے کہ پہلے اس سے ایسا خوفناک اور تباہی ڈالنے والا زلزلہ اس ملک میں کبھی نہیں آیا پس جس شخص نے ایسے زمانہ دراز پہلے ایسے غیر معمولی واقعہ کی خبر دی کیا وہ خبر معجزہ نہیں ہے؟ کیا وہ انسانی طاقتوں کے اندر داخل ہے؟

جس ملک کے لوگوں نے بلکہ اُنکے باپ دادون نے بھی قریباً دو ہزار برس تک ایسے واقعہ کو نہ دیکھا ہو نہ سنا ہو اور نہ انکے خیال و گمان میں ہو کہ ایسا واقعہ ہونیوالا ہے یا امکان میں ہے پھر اگر کوئی پیشگوئی ایسے واقعہ کی خبر دے اور وہ واقعہ بعینہٖ ظہور میں آ جائے تو وہ خبر نہ صرف معجزہ کہلائیگی بلکہ اوّل درجہ کا معجزہ ہوگا۔

پھر ہم اصل مطلب کی طرف رجوع کر کے لکھتے ہیں کہ معترض صاحب نے ایک عظیم الشان پیشگوئی کی عظمت دور کرنے کے لئے اور اس کو تمام لوگوں کی نظر میں خفیف ٹھہرانے کے لئے انجیل کی اون بے معنی پیشگوئیوں سے اسکو مشابہت دی ہے جسمیں صرف معمولی الفاظ میں کہا ہے کہ زلزلے آوینگے لیکن جو شخص ذرا آنکھ کھولکر میرے اشتہارات کی عبارت کو پڑھیگا اسکو افسوس سے کہنا پڑیگا کہ ناحق معترض نے روز روشن پر پردہ ڈالنا چاہا ہے اور ایک بھاری خیانت سے کام لیا ہے اس نے میرے اشتہارات کو پڑھ لیا ہے اور اس کو خوب علم تھا کہ میری پیشگوئی کے الفاظ جو زلزلہ کی نسبت بیان کئے گئے ہیں وہ انجیل کے الفاظ کی طرح سست اور معمولی نہیں ہیں تاہم اس نے دانستہ ہٹ دھرمی کو اختیار کر لیا - کسکو معلوم نہیں کہ عربی الہام یعنی عفت الدیار محلها ومقامها ایک ایسی چیز کا دھکہ دینے والی خبر پیشگوئی کے طور پر بیان کرتا ہے جس سے بدنوں پر لرزہ پڑ جائے کیا یہ ایک معمولی بات ہے کہ شہر اور دیہات زمین میں دھنس جائینگے اور اردو میں تصریح کی گئی ہے کہ وہ زلزلہ کا دھکا ہوگا دیکھو اخبار الحکم صفحہ ۱۵ کالم ۲ مورخہ ۲۴ - دسمبر ۱۹۰۳ء - اور پھر ۱۹۰۱ء میں جو رسالہ آمین شائع کیا گیا تھا اسمیں لکھا گیا ہے کہ وہ ایسا حادثہ ہوگا کہ اوس سے قیامت یاد آ جائے گی اور * الحکم ۲۴ - مارچ ۱۹۰۳ء میں شائع کیا گیا ہے کہ مکذبون کو ایک نشان دکھایا جائے گا - اور پھر اشتہار الانذار میں لکہا ہے کہ آنیوالا زلزلہ قیامت خیز زلزلہ ہوگا پھر الانذار میں لکہا ہے کہ آنیوالے زلزلہ سے زمین زیر و زبر ہو جائیگی پھر اسی میں لکہا ہے کہ عظیم الشان حادثہ محشر کے حادثہ کو یاد دلائیگا اور پھر اسی میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ میں تیرے لئے زمین پر آثار دکھلاؤنگا تا اپنے نشان دکھلاؤن - ہم تیرے لئے زلزلہ کا نشان دکھلائینگے اور وہ عمارتیں جنکو غافل انسان بناتے ہیں یا آئندہ بنائیں گے گرا دینگے اور میں وہ نشان ظاہر کرونگا جس سے زمین کانپ اُٹھے گی تب وہ روز دنیا کے لئے ایک ماتم کا دن ہوگا - پھر اوس اشتہار میں جسکی سرخی ہے زلزلہ کی خبر بار سوم - آنے والے زلزلہ کی نسبت یہ عبارت لکھی ہے کہ درحقیقت یہ سچ ہے اور بالکل سچ ہے کہ وہ زلزلہ اس ملک پر آنیوالا ہے جو پہلے کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی دل میں گذرا - اب ایمانًا کہو کہ انجیل میں زلزلہ کے بارہ میں اس قسم کی عبارتیں کہاں ہیں اور اگر ہیں تو وہ پیش کرنی چاہئیں ورنہ خدا تعالےٰ سے خوف کر کے اس حق پوشی سے باز آنا چاہئے۔

قولہ - ترجمہ میں زلزلہ کا لفظ بھی داخل کر دیا تا کہ جاہل لوگ یہ سمجھیں کہ الہام میں زلزلہ کا لفظ بھی موجود ہے -

اقول - اے اندھے صاحب پیشگوئی کے مجموعی الفاظ یہ ہیں - زلزلہ کا دھکا - عفت الدیار محلها ومقامها - دیکھو اخبار الحکم ۱۹۰۳ء و ۱۹۰۴ء ان دونوں کے معنے یہ ہوئے کہ ایک زلزلہ کا دھکا لگے گا اور اُس دھکے سے ایک حصہ اس ملک کا تباہ ہو جائیگا اور عمارتیں گر جائینگی اور نابود ہو جائینگی - اب بتلاؤ کہ کیا ہمنے جاہلوں کو دھوکا دیا ہے یا آپ جاہلوں کو دھوکہ دیتے ہیں - اور کیا ہمنے جھوٹ بولا ہے یا آپ جھوٹ بولتے ہیں لعنۃ اللہ علی الکاذبین - اخبار الحکم موجود ہے اسکے دونوں پرچوں کو دیکھ لو اور یہ اخبار زلزلہ موعودہ سے ایک سال پہلے ملک میں شائع ہو چکی ہے گورنمنٹ تک بھی پہنچ چکی ہے - اب بتلاؤ کہ کس تعصب نے آپکو اس جھوٹ پر آمادہ کیا جو آپ دعوے کر بیٹھے جو زلزلہ کا ذکر پیشگوئی میں موجود ہی نہیں ہے -

قولہ یہ الہام اسی مئی ۱۹۰۲ء کے الحکم کے صفحہ کالم ۴ پر موجود ہے اور اوس کے سامنے صاف طور پر جلی قلم سے لکھا ہوا ہے متعلق طاعون -

** معترض صاحب نے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اپنے اخبار میں یہ اعتراض شائع کیا ہے کہ پیشگوئی عفت الدیار محلها ومقامها میں زلزلہ کا کہاں ذکر ہے حالانکہ زلزلہ کا ذکر اس پیشگوئی سے پانچ ماہ پہلے اُسی اخبار میں شائع ہو چکا ہے اور یہ پیشگوئی اسی زلزلہ کی صفات کا بیان ہے ہمارے مخالفین کی یہ دیانت اور امانت اور عقل اور یہ فہم ہے کیا ان لوگوں میں کوئی بھی ایسا انسان نہیں کہ خلوت میں اس شخص کو ملامت کرے اور اسکو گوشمالی کرے کہ ایسا دھوکا پبلک کو کیوں دیا حالانکہ اسکو خوب معلوم تھا کہ پرچہ الحکم ۲۴ - دسمبر ۱۹۰۳ء میں زلزلہ کی پیشگوئی صاف لفظوں میں موجود ہے جسکے ہیبت ناک نتائج الہام عفت الدیار میں ذکر کئے گئے ہیں اور یہ دونوں پیشگوئیاں ان کے ظہور سے ایک سال پہلے شائع کی گئی ہیں - بلکہ زلزلہ کی پیشگوئی صریح اور صاف لفظوں میں مواہب الرحمن صفحہ ۸۶ میں بھی موجود ہے جسکو شائع کئے اڑہائی برس ہو چکے ہیں - منہ

* اخبار سول ملٹری گزٹ میں یہ امر تحقیقات شدہ شائع کیا گیا ہے کہ ہندوؤں کا مندر جو کانگڑہ میں زلزلہ سے نابود ہو گیا ہے دو ہزار برس سے یہ مندر چلا آتا تھا اگر ایسا زلزلہ پہلے اس سے آیا ہوتا تو یہ عمارتیں پہلے سے ہی نابود ہو جاتیں منہ

† جیسا کہ ہم ابھی لکھ چکے ہیں میری کتاب مواہب الرحمن میں بھی جو ۱۹۰۲ء میں چھپکر شائع ہو گئی تھی صریح لفظوں میں یہ پیشگوئی ہے اور زلزلہ کا نام لیکر ذکر موجود ہے پھر اس حالت میں جاہل تو وہ لوگ ہیں کہ جو اتنی تصریح اور توضیح کے بعد بھی سمجھتے ہیں کہ زلزلہ کا کہاں ذکر ہے انکو چاہئے کہ آنکھیں کھولکر اخبار الحکم ۲۴ - دسمبر ۱۹۰۳ء کو پڑھیں اور رسالہ آمین کو پڑھیں جو ۱۹۰۱ء میں شائع ہوا تھا اور پھر مواہب الرحمن کے صفحہ ۸۶ کو پڑھیں جو ۱۹۰۲ء میں شائع ہوئی تھی اور پھر اپنی ایمانی حالت پر رو دیں منہ

‡ ایسا ہی میری کتاب مواہب الرحمن [illegible] ۱۹۰۲ء میں ایک سخت زلزلہ کی خبر ہے جس سے عمارتیں گرینگی اور اسمیں نہ صرف عمارتوں کے گرنیکا ذکر ہے بلکہ صاف لفظوں میں زلزلہ کا ذکر ہے دیکھو مواہب الرحمن صفحہ [illegible] منہ

تاویل - اس مین کیا شک ہے کہ یہ زلزلہ ہی طاعون کا ایک ضمیمہ ہے اور اوس سے متعلق ہے کیونکہ خدا تعالےٰ نے مجھے بار بار فرمایا ہے کہ زلزلہ اور طاعون دونون تیری تائید کے لئے ہین پس زلزلہ درحقیقت طاعون سے ایک تعلق رکھتا ہے کیونکہ طاعون ہی میری سچائی خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک نشان ہے اور ایسا ہی زلزلہ بھی پس اس وجہ سے دونون کو تعلق ہے اور دونون ایک ہی امر کے موید ہین اور اگر یہ وہم دل مین پیدا ہو کہ اس فقرہ سے مراد درحقیقت طاعون ہی ہے تو یہ وہم درحقیقت فاسد ہے کیونکہ جو چیز کسی چیز سے تعلق رکھتی ہے وہ درحقیقت اوسکا عین نہین ہوسکتی ماسوا اسکے قرینہ تو یہ آگے موجود ہے کہ اس فقرہ سے مراد درحقیقت طاعون نہیں ہے یعنی جبکہ پہلے اس سے یہ الہام موجود ہے کہ زلزلہ کا دھکا تو پھر ذرہ انصاف اور عقل کو دخل دیکر خود سوچ لینا چاہیئے کہ عمارتون کا گرنا اور بستیون کا معدوم ہونا کیا یہ طاعون کی صفات مین سے ہے یا یہ تو زلزلہ کی صفات مین سے ہے سمجھ لینا ضروری ایک پرہیزگار انسان مین نہین ہوسکتی کہ جو معنے ایک عبارت کے الفاظ سے پیدا ہوسکتے ہین اور جو اس کے سیاق اور سباق سے مترشح ہو رہے ہین اور جو معنے واقعہ کے ظہور سے کھل گئے ہین اور انسانی کانشنس نے قبول کر لیا ہے کہ جو کچھ ظاہر ہوا ہے وہ وہی ہے جو عفت الدیار کے الہام سے نکلتا ہے پھر اسکے انکار پر اصرار کرے اگر فرض بھی کرلین کہ خود ملہم نے اپنے اجتہادی غلطی سے اس حادثہ کو جو عفت الدیار کے الہام سے ظاہر ہوتا ہے طاعون ہی سمجھ لیا تھا تو اسکی یہ غلطی کرنا ازوقوع ہے مخالف کے لئے ثابت نہین دنیا مین کوئی ایسا نبی یا رسول نہین گذرا جسنے اپنی کسی پیشگوئی مین اجتہادی غلطی نکی ہو تو کیا وہ پیشگوئی آپ کے نزدیک خدا تعالیٰ کا ایک نشان نہ ہوگا اگر یہی کفر دل مین ہے تو دبی زبان سے کیون کہتے ہو پورے طور پر اسلام پر کیون حملہ نہین کرتے کیا کسی ایک نبی کا نام بھی لے سکتے ہو جسنے کبھی اجتہادی طور پر اپنی کسی پیشگوئی کے معنے کرنے مین غلطی نہین کھائی - تو پھر بتلاؤ کہ اگر فرض بھی کرلین کہ لفظ متعلق کے معنے بعینہ طاعون ہے توکیا یہ حملہ تمام انبیاء پر نہین۔ عفت الدیار کے الہامی فقرہ پر نظر ڈالکر صاف ظاہر ہے کہ اس فقرہ سے مراد یہ ہے کہ وہ ایسا حادثہ ہوگا کہ ایک حصہ ملک کی عمارتین اس سے گرجائین گی اور نابود ہوجائینگی اور ظاہر ہے کہ طاعون کا عمارتون پر کچھ اثر نہین ہوتا پس اگر ایڈیٹر اخبار الحکم نے ایسا کچھ بھی دیا کہ یہ فقرہ طاعون سے متعلق ہے اور تعلق سے وہ معنے سمجھے جائین جو معترض نے کئے ہین تو غایت مافی الباب یہ کہا جائیگا کہ ایڈیٹر الحکم نے ایسا لکھنے مین غلطی کی اور ایسی غلطی خود انبیاء علیہم السلام سے پیشگوئیون کے سمجھنے مین بعض دفعہ ہوتی رہی ہے جیساکہ ذهب وهلى کی حدیث بخاری مین موجود ہے اور اس کے لفظ یہ ہین۔ قال ابو موسیٰ عن النبي صلى الله عليه وسلم رأيت في المنام اني اهاجر من مكة الى ارض بها نخل فذهب وهلى الى انها اليمامة او هجر فاذا هي المدينة يثرب (بخاری جلد ثانی باب ہجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ الی المدینۃ) یعنی ابوموسیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے خواب مین دیکھا کہ مینے مکہ سے ایک ایسی زمین کیطرف ہجرت کی ہے جسمین کھجورون کے درخت ہین پس میرا خیال اس طرف گیا کہ وہ زمین یمامہ یا زمین ہجر ہے مگر وہ مدینہ نکلا یعنی یثرب - اب دیکھو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خلی رویا وحی ہے اور جنکا اجتہاد سب اجتہادون سے اسلم اور اقوی اور اصح ہے اپنی رویا کی یہ تعبیر کی تھی کہ یمامہ یا ہجر کی طرف ہجرت ہوگی مگر وہ تعبیر صحیح نہ نکلی پس کیا یہ پیشگوئی آپ کے نزدیک پیشگوئی نہین۔ ہے اور کیا آپ طیار ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی ایک حملہ کردین پس جبکہ اجتہادی غلطی مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی شریک ہین تو پھر آپ کا یہ کیا ایمان ہے کہ تعصب کے جوش مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کی بھی کچھ پروا نہین کرتے اور خدا تعالےٰ سے کچھ شرم نہین - اور پھر تیجے منصف . . . روزنیہ تری کا دھیان رکھکر عفت الدیار کے الفاظ کی طرف دیکھنا چاہیئے کہ اسکے الفاظ طاعون پر صادق آتے ہین یا زلزلہ پر - کیا یہ ایمانداری ہے کہ جبکہ واقعہ موعودہ کے ظہور نے عفت الدیار کے معنون کو خود کھولدیا پھر بھی اس سے مراد طاعون ہی سمجھین۔ اس پیشگوئی کے الفاظ صاف طور پر پکار رہے ہین کہ وہ ایک حادثہ ہے جس سے عمارتین گرجائین گی اور ایک حصہ ملک کی بستیون کا نابود ہوجائیگا اگر آپ عربی نہین جانتے تو کسی عربی دان سے پوچھ لین کہ عفت الدیار محلها ومقامها کے کیا معنے ہین اور اگر کسی پر اعتبار نہ ہو تو اوس مصرع کے معنے جو شارح نے لکھے ہین وہ دیکھ لین - اور وہ معنے یہ ہین اندرست دیار الاحباب والتي ما كان منها للحلول وما كان للاقامة دیکھو معلقہ چہارم شرح مصرع اول) یعنی دوستون کی بستیان اور انکے گھر نابود ہوگئے اور وہ عمارتین نابود ہوگئین جو چندروزہ اقامت کے لئے تھین جیسے سرائے یا قومون کی زیارت گاہین اور وہ عمارتین بھی نابود ہوگئین جو مستقل سکونت کی تہین اب تبلاؤ یہ معنے طاعون پر کیونکر صادق آسکتے ہین اور طاعون کو عمارتون کے گرنے سے کیا تعلق ہے - ان معنون مین اور خدا تعالےٰ کی وحی کے معنون مین صرف ماضی اور مضارع کا فرق ہے یعنی لبید نے اسجگہ ماضی کے معنے ملحوظ رکھے اور خدا تعالےٰ کے کلام مین اسجگہ استقبال کے معنے ہین جسکا مطلب یہ ہے کہ آئندہ ایک حصہ ملک کی عمارتین اور بستیان نابود ہوجائین گی نہ عارضی سکونتین باقی رہین گی نہ مستقل سکونتین اب تبلاؤ کہ کیا یہ معنے طاعون پر صادق آسکتے ہین اب ہٹ دہری کرنا کیا فائدہ ناحق خدا کی ضد دو ہی آدمی کیا کرتے ہین یا سخت احمق یا سخت بے ایمان اور متعصب - پھر اگر آپ وہی اعتراض پیش کرین جسکا پہلے ہی جواب دیا گیا ہے یعنی یہ ماضی کا صیغہ ہے اور لبید رضی اللہ عنہ نے ماضی کے معنون پر استعمال کیا ہے - تو اسکا جواب پہلے ہی گذر چکا ہے کہ اب یہ کلام لبید کا نہین ہے بلکہ خدا تعالےٰ کا کلام ہے خدا تعالےٰ نے جا بجا قرآن شریف مین عظیم الشان پیشگوئیون کو ماضی کے لفظ سے بیان کیا ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے تبت يدا ابي لهب وتب - ما اغنى عنه ماله وما كسب اب ذرہ کچھ انصاف کو کام مین لاکر کہ اب دو کہ اس پیشگوئی کے الفاظ ماضی کے صیغہ مین ہین یا مضارع کے صیغہ مین عقلمند کے لئے تو یہ ایک سخت ندامت کا موقع ہے بلکہ ایسی غلطی مرنے کی جگہ ہوجاتی ہے جبکہ ایک شخص باوجود دعوے علم

(باقی آئندہ)

* بائبل مین بھی بہت جگہ آئندہ واقعات کو ماضی کے صیغہ مین بیان کیا گیا ہے جیساکہ یہ فقرہ بابل گر پڑا بابل گر پڑا دیکھو یسعیاہ باب ۲۱ آیت ۹ - اور جیسا یہ فقرہ کہ برباد کردہ ویران ہوگیا اور تنیم رسوا ہوا دیکھو یرمیاہ باب ۴۸ - آیت ۱ -

سوالات

ذیل کا ایک عجیب اشتہار جو ۲۲ سوالون پر مشتمل ہے مولین (لونیری) کے علاقہ سے آیا ہے مین اسکو عام لوگون کے فائدہ کے لئے چھاپ دیتا ہون علماء کا جواب اگر کسی نے کچھ دیا ہی سلسلہ مین دلچسپ مضمون ہوگا۔
ایڈیٹر۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلے علے رسولہ الکریم

تمام علماء دین کی خدمت مین عموماً مولوی علی رضا صاحب رامپوری افسر مدرس مدرسۂ اسلامیہ مولین اور مولوی عنایت اللہ خطیب مسجد بھیا گانو علاقہ بلوچگی کی خدمت مین خصوصاً ہم چند سوال پیش کرتے ہین اور یہ چاہتے ہین کہ ہمارے سوالون کا جواب راے وقیاس سے ندیا جائے بلکہ قرآن شریف کی آیت بتائی جاوے یا ایسی حدیث لکھی جاوے جو امام اعظمؒ کے اصول کے موافق روایتاً و درایتاً باب عقاید مین قابل حجت ہوسکتی ہو اور اگر ایسی حدیث نہ ملے تو حضرت امام اعظمؒ کا قول بتایا جاوے جو کسی مستند کتاب مین مذکور ہو۔

سوالات

(۱) زید نے اگر حضرت عیسےٰ ؑ کو فوت شدہ کہدیا تو کیا اسلام سے خارج اور کافر ہوگیا؟ کیا زید کے یہان آنا جانا یا کہانا پینا حرام ہوگیا؟ جو لوگ حضرت عیسےٰ کی وفات کا عقیدہ نہین رکھتے کیا وہ زید کے یہان صرف جلسہ سے یا اون کے یہان کہانے پینے سے کافر ہوجاوین گے؟ -

(۲) حضرت عیسےٰ ؑ کے زندہ مع الجسم چوتھے آسمان پر جانے اور اتبک جسمانی زندگی کے ساتھہ بے آب و دانہ موجود رہنے کا بیان قرآن مجید کی کس آیت مین ہے؟ -

(۳) آیت کریمہ وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل سے کس مدعا پر استدلال کیا گیا ہے؟

(۴) رسول اللہ صلعم نے آیت فلما توفيتني كنت انت الرقيب عليهم کا کیا مطلب سمجھا تھا؟

(۵) نزول قرآن کے پہلے یا نزول قرآن کے وقت محاورہ عرب مین کسی انسان کو زندہ مع الجسم چوتھے آسمان پر اوٹھا لینے کے معنے مین توفی یا رفع الی اللہ کا استعمال ہوتا تھا یا نہین اگر ہوتا تھا تو اوسکی کوئی نظیر بتائی جائے اور اگر نہین ہوتا تھا تو کسی لفظ کو ایسے معنی مین استعمال کرنا جسمین وہ لفظ کبھی مستعمل ہوا ہو فصاحت وبلاغت کے برخلاف ہے یا نہین؟

(۶) مجتہدین اربعہؒ نے حضرت عیسےٰ ؑ کا زندہ مع الجسم چوتھے آسمان پر اوٹھ جانا اپنی کسی کتاب مین لکھا ہے؟

(۷) حضرت ابن عباس کی جو تفسیر امام بخاری نے اپنی صحیح مین درج کی ہے وہ قابل اعتبار ہے یا نہین؟

(۸) کوئی صحابی اگر اپنے پیدا ہونے کے پہلے کا کوئی واقعہ روایت کرے تو اسکی صحت کیلئے کیا شرطین ہین؟

(۹) کوئی راوی اگر اپنے پیدا ہوتے سے سیکڑون برس پہلے کا کوئی واقعہ بلا سند روایت کرے تو یہ روایت قابل استدلال ہے یا نہین؟

(۱۰) مفسرون کے اقوال اور اُنکی توجیہین اور تاویلین اور اُنکی بلا سند روایتین عقائد اسلامیہ کے مستقل حجت ہین یا نہین؟

(۱۱) مفسرون نے اہل کتاب کی روایتین اپنی تفسیرون مین لکھی ہین یا نہین؟

(۱۲) اصطلاح مین تاویل کسکو کہتے ہین اور نص قرآنی مین تاویل کرنی کس صورت مین جائز یا ضروری ہے؟

(۱۳) باب عقاید مین صرف یقینیات کا اعتبار ہے ظنیات کا بھی ؟

(۱۴) صحاح ستہ کی حدیثین متواتر ہین یا آحاد ؟

(۱۵) احادیث آحاد مفید علم یقین اور قطعی کو ہین یا صرف ظن کو ؟

(۱۶) آیت و حدیث مین جب تعارض ہو تو آیت مین تاویل کرنی چاہیئے یا حدیث مین ؟

(۱۷) جو حدیث آحاد کے درجہ مین ہے جب کسی آیت سے معارض ہو تو آیت پر یقین لانا چاہیئے یا حدیث پر ؟

(۱۸) کسی حدیث کا نص قرآنی کے معارض ہونا اسکی موضوعیت کی دلیل ہے یا نہین ؟

(۱۹) پیشین گوئی کی حدیثین باب عقاید مین حجت قطعی ہین یا نہین ؟

(۲۰) پیشین گوئی کی حدیثون پر تفصیلی یقین رکھنا ضروری ہے یا اجمالی ؟

(۲۱) امام اعظمؒ کے نزدیک حدیث احاد سے زیادتی علے الکتاب جائز ہے یا نہین ؟

(۲۲) اگر حضرت عیسے علیہ السلام وفات پاکر زمین مین مدفون ہو گئے ہون تو پھر قیامت کے قریب اللہ تعالے اپنی قدرت کاملہ سے آنکو زمین پر نازل کرسکتا ہے یا نہین ؟

العبد

حافظ احمد علی ایٹھوبن مولوی حافظ حاجی غلام نبی صاحب مرحوم - چھپا نڑدل علاقہ بلوچنگ ضلع مولمین (لوئر برہما)

لفظ مسیح کی نئی تاویل

مسٹر ... کے نام سے الحکم کے ناظرین غالبًا نا واقف نہین اس ولایتی بی بی کے مذہب کا صحیح پتہ لگانا ہمارے بھائے ہندؤن کو تو شاید مشکل ہو لیکن ایک زیرک اور صاحب فراست مسلمان خوب سمجھ سکتا ہے کہ اندر ہی اندر یہ بی بی کس مذہب کی اشاعت کر رہی ہین حال مین آپنے لفظ مسیح کی ایک عجیب تاویل کی ہے اور یہ کوئی مسز ... کی خصوصیت نہین بلکہ یورپ اور امریکہ کی عیسائی دنیا مین حضرت مسیح موعودؑ کے فیض اور مانزے سے اندر ہی اندر یہ بات پیدا ہو رہی ہے کہ وہ عیسویت سے بیزار ہوتے جاتے ہین اور یا مرتا کیا نہ کرتا - ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کافی کے مصداق ہوکر ایسی نئی نئی عیسوی اصولون کی کر رہے ہین جو کبھی عیسائیون کے وہم مین بھی نہ گذرے ہون -

”بہرحال ... فرماتی ہین کہ مسیح کا نام جو کہ تمام عیسائی ممالک مین ایک مکمل انسان کا ہے مستعمل ہوتا ہے ایک انسان سے زیادہ وہ ایک حالت کا نام ہے انسان ترقی کرتے کرتے صدیون کے بعد مکمل حالت کو پہونچکر اطمینان کامل حاصل کرلیتا ہے اور وہ جس کو مسیح کے نام سے ملقب کرتے ہین ان چند آدمیون مین سے ہے جو کہ انسانی زندگی کے مقصد اصلی کو حاصل کر چکا ہو ہر شخص کو اس حالت تک پہونچنے کی کوشش کرنی چاہیئے“

اینی بسنٹ کی رائے کیسی صاف اور حضرت مسیح موعودؑ کی مؤید ہے اینی بسنٹ مسیح کو شخصیت نہین کہتی بلکہ ایک خاص حالت اور وصف کا مظہر مانتی ہے - پھر مسیح موعود کے مسیح ابن مریم ہونے مین کیا شک رہا ؟

عیسائیو ! ذرا انصاف سے کہیو خدا لگتی

شیرازۂ قوم

مین الحکم کی بعض گذشتہ اشاعتون مین اس ضرورت کو قوم کے سامنے پیش کر چکا ہون کہ ضلع وار احمدی جماعت کی فردین طیار کیجاوین اور ایسا ہی ضلع وار جنرل کمیٹیان قایم ہون جو اپنے ضلع کی دوسری احمدی جماعتون کو قومی ضروریات اور مقاصد سے اطلاع دیتی رہا کرین امر ... پہلے کہ ایسی باقاعدہ جماعتین قایم ہو جائین یہہ ضروری امر ہے کہ افراد قوم کا پتہ لگایا جاوے جنکو شیرازۂ قوم مین یکجا کرنے کا ارادہ کیا گیا ہے - اسی ضرورت کو حضرت حکیم الامتہ کے الفاظ مین اور بالآخر حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرزور الفاظ مین شایع کر چکا ہون ... اگر کوئی شخص اس قومی ضرورت کے پورا کرنے مین میرا مددگار نہین ہوتا تو یاد رہے کہ وہ شخص قومی قصوروار ہوگا میری اس تحریر پر بابو چودہری غلام حسین صاحب سٹیشن ماسٹر ٹوبہ ٹیک سنگھ اور مولوی عزیز بخش صاحب بی - اے ڈیرہ غازیخان نے تحریری طور پر اطلاع دی ہے کہ وہ اس کام مین ہر طرح سے مدد دینے کو آمادہ ہین - اور انہون نے چھپے ہوئے فارم بھی طلب کئے ہین - اور چودہری غلام احمد خان صاحب رئیس کاٹھ گڑھ نے زبانی مجھے فرمایا تھا کہ وہ اپنے صرف خاص سے ایک آدمی ضلع ہوشیارپور کی احمدی جماعت کی مکمل فہرست طیار کرنے کو روانہ کرین گے ان کے سوا مجھے کسی احمدی بھائی نے جن پر مینے حسن ظن کے طور پر امید ظاہر کی تھی کہ وہ اس کام مین مجھے مدد دین گے) کوئی اطلاع ثانی یا نہین کی ... ہون - کیا ... ... امید ... فضول ... کرتا ہون - کیا

اسکا فائدہ اور نفع ایک شخص واحد کی ذات سے وابستہ ہے ؟ اگر ایسا سمجھ لیا گیا ہے تو سخت غلطی ہے مین اپنے ان تمام احباب کو آگاہ کرتا ہون کہ وہ قومی ضروریات پر گہری نظر کرین اور اس تحریک کو بے سود نہ سمجھین جہانتک جلد ممکن ہو اس کار خیر مین حصہ لین کیونکہ اس کی تکمیل پر ضروری قومی تحریکین کی جانے والی ہین - مین آج کے اخبار مین اس مقصد کی تکمیل کی خاطر ایک نقشہ بھیجتا ہون - ہر شخص جس کے پاس یہہ نقشہ پہونچے بشرطیکہ وہ احمدی ہے اسکا فرض ہے کہ وہ اپنے مقام کے سر بر آوردہ احمدی کی معرفت اسکی خانہ پوری کرے اگر وہ نقشہ کافی نہ ہو تو خود اپنے ہاتھ سے سادہ کاغذ پر کھینچ کر اسکے ساتھ شامل کرے - اور اسطرح پر مکمل فرد احمدی جماعت کی جو اس مقام پر ہو تیار کر ایڈیٹر الحکم کے پاس بھیجدے اس مین سستی اور کاہلی سے کام نہ لے - بلکہ اس نقشہ کے پہونچنے پر اسکا پہلا فرض یہہ ہونا چاہیئے کہ وہ اسکی خانہ پوری کرکے میرے پاس بھیجدے -

ایک آنہ مین کالج بن سکتا ہے

کسی کام کے ابتدا اور اوائل مین جو جو مشکلات اور روکین ہوتی ہین وہ ایسی نہین کہ احمدی احباب انہین سمجھ نہ سکین - خصوصًا نبوت کے سلسلون مین ایسی روکون کا آنا ضروری ہوتا ہے - تعلیمی ضروریات کے لئے تعلیم الاسلام سکول قادیان مین حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایما سے کھولا گیا جو ۱۸۹۸ء مین کھلا اور پھر ہائی سکول اور کالج تک ترقی کر گیا - کالج کی پہلی دو کلاس کھول دی گئی تھین اور سالگذشتہ کا نتیجہ بھی اعجاز سے کم نہ تھا لیکن یونیورسٹی ایکٹ کے ماتحت آئندہ جب تک کالج کی مالی حالت مستحکم اور سٹاف اور عمارت مکمل نہ ہو - کالج رہ نہین سکتا - اسلئے مدرسہ تعلیم الاسلام کی مینجنگ کمیٹی کو نہایت درد دل اور افسوس کے ساتھ اسوقت تک کے لئے کالج کو بند کرنا پڑا - حتے کہ اللہ تعالے اپنے فضل و کرم سے ایسے اسباب بہم پہونچا دے جو یونیورسٹی ایکٹ کے ماتحت ہمارا کالج قایم رہ سکے - کچھ شک نہین احمدی قوم پر بہت سے چندون کا بوجھ ہے اور کئی لاکھ روپیہ کالج کے واسطے جمع کرنا آسان امر نہین ہے - لیکن

وہ قوم جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کر چکی ہو - جو اپنے مال و جان کو خدا کے رسول کے ہاتھ پر بیچ کر چکی ہو اسکے سامنے اس قسم کا خیال بھی پیش کرنا شاید میری اپنی غلطی ہو - اور قومی حمیت کی ایک قسم کی لائبل ہو -

حضرت حکیم الامتہ کو اس کالج کے التوا پر سب سے زیادہ رنج اور افسوس ہے یہان تک کہ خطرناک بیماری کے بحر مین بھی یہہ درد انہین زیادہ مضطر اور تکلیف دہ تھا - افاقہ ہو جانے پر پہلے روز جب باہر تشریف لائے تو مجھے مخاطب کرکے فرمایا احمدی ہر چیز کے لئے خواہش کرتے ہین کہ انکی اپنی چیز الگ ہو - ترجمہ قرآن کے لئے چاہتے ہین احمدی کا کیا ہوا ترجمہ ہو نماز کی حقیقت اور کتاب کے لئے آرزو کرتے ہین کہ کوئی احمدی لکھے غرض ہر بات الگ چاہتے ہین -

آپ میری طرف سے قوم کے سامنے یہہ سوال پیش کرین کہ کیا وہ یہہ نہین چاہتی کہ اسکا اپنا کالج بھی الگ ہو ؟ اور اگر وہ یہی چاہتی ہے تو ہر احمدی ایک آنہ ماہوار دو سال تک کالج کے واسطے دے - اس مین کوئی الگ نہ رہے بچہ ہو بوڑھا ہو - عورت ہو مرد ہو - ایک گھر مین جسقدر احمدی ہون وہ سب کے سب دو سال کے لئے عہد کرلین کہ ایک آنہ ماہوار اپنے دوسرے چندون کے علاوہ محض کالج کے لئے دین - دو سال کے بعد مین ان سے کوئی چندہ کالج کے واسطے انشاء اللہ نہین لونگا اور کالج قایم ہو جاویگا لیکن شرط یہ ہے کہ کوئی احمدی اس چندہ مین شریک ہونے سے نہ رہے - چنانچہ اسی وقت خود اپنے گھر کے پانچ آدمیون کا چندہ ایک روپیہ مجھے تین ماہ کے واسطے نکال کر دیدیا ہے - فی الحال یہہ رقم میرے ہی پاس انہون نے رہنے دی ہے لیکن باقاعدہ یہ رقم حضرت حکیم الامتہ کے پاس جمع ہوگی اور اس لئے باقاعدہ رسید الحکم مین چھپ جایا کرے گی ... اگر ... کرین تو ایک کالج کیا یونیورسٹی قایم ہو سکتی ہے - مین یقین رکھتا ہون کہ حضرت حکیم الامتہ کی یہ تحریک بے فائدہ نہ ہوگی - اور اپنا اثر کرکے رہیگی -

ذیل مین مین ان احباب کی رسید دیتا ہون جنکا چندہ وصول ہوا ہے یہہ تحریک آج ہی الحکم کے ذریعہ عام کی جاتی ہے اور امید ہے کہ آنہ فنڈ کالج کو قایم کرنے مین بڑی مدد دیگا - یہہ خوب یاد رہے کہ دوسری قومی ضرورتون اور قومی چندون پر اسکا کچھ اثر نہین ہونا چاہیئے بلکہ یہہ ایک الگ ضرورت ہے -

حضرت حکیم الامتہ ۵ کس ار فی کس کے حساب عہ تین ماہ کیلئے
چودہری شیخ محمد صاحب طالب علم کالج کلاس ار ۸ ماہ کیلئے ۸
ایڈیٹر الحکم قادیان ۷ کس ار فی کس کے حساب سے عہ ۲ ماہ کیلئے

اور چند احباب نے چندہ لکھوایا ہے لیکن جبتک وصول نہ ہو درج نہین کیا جاویگا - بالآخر مین الحکم کے

ناظرین کی خدمت مین ایک التماس کرنی چاہتا ہون کہ اگر ہر ایک خریدار اس ایک آنہ فنڈ مین شامل ہوجاوے اور انکے اہل وعیال جو احمدی ہین وہ بہی شریک ہو جاوین تو مین یقین کرتا ہون کہ کم از کم دس ہزار روپیہ سالانہ الحکم کے خریدار کالج کو دے سکتے ہین +

بکوشید اے جوانان تا بہ دین ہمت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

جو لوگ اس کار خیر مین شریک ہون وہ مہربانی کرکے ایڈیٹر الحکم کو اطلاع دین -

ہماری شادیان کیسے ہون

نہایت خوشی سے ظاہر کیا جاتا ہے کہ احمدی قوم اپنی ضروریات کا احساس کرنے لگی ہے مندرجہ بالا عنوان سے جو مختصر نوٹ الحکم کی بعض گذشتہ اشاعتون مین نکلے ہین تو یہہ تحریک علام ہوگئی ہے کہ ہماری شادیون کا حلقہ احمدیون مین محدود ہوجاوے ... احباب کے لئے نکاح کی ضرورت کے ... اشتہار ... سے بجز شیخ غلام احمد صاحب کے باقی سب کے لئے انتظام ہوگیا ہے یا خط ... ثابت ہورہی ہے ... توقع ہے کہ جلد تر انشاء اللہ ہو جاویگا - شیخ غلام احمد صاحب کے لئے ... غلام احمد ... صاحب رئیس ... اور ... اہل الرائے ... کی ہین بلکہ انکا ذمہ قرار دیا تہا کہ آپ ... انتظام کرین - ... حال اس ضرورت کو قوم نے سمجہ لیا ہے اب ... ہے کہ ... بہت جلد ... بڑہ جائیگا -

اس سلسلہ مین مین خواجہ کرمداد صاحب کی اخلاقی جرأت کا ذکر کئے بغیر نہین رہ سکتا + جنہون نے محض خدا تعالے کی رضا حاصل کرنے کے لئے لڑکی کا رشتہ میان رحمت اللہ صاحب سبزی فروش سے کیا ہے خواجہ صاحب کے جاننے والے جانتے ہین کہ وہ ایک معزز راجپوت خاندان کے ممبر ہین اور ان کی قوم مین غیر قوم مین لڑکی دینا سخت معیوب اور گناہ سمجہا گیا تہا مگر خواجہ صاحب نے عملی نمونہ قایم کرنے کے لئے اس امر کی کچہہ پروا نہین کی - اور نہایت خوشی اور انشراح صدر کے ساتہہ میان رحمت اللہ صاحب کے ساتہہ تعلق پیدا کرنا منظور کیا - خواجہ صاحب نے مجہے لکہا ہے کہ احمدیت سے بڑہکر اور کون قوم معزز ہوسکتی ہے یہ وہ قوم ہے جو خدا کے برگزیدہ مسیح نے طیار کی ہے جو صحابہ سے ملنے والی ہے اور اس خلیفۃ اللہ کی قوم ہے جسکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام کہا حقیقت مین یہ قابل قدر نکتہ ہے اللہ تعالے خواجہ صاحب کے اس اخلاص کی انہین جزا دے اور قوم مین یہ تحریک ...

زور سے جاری ہو + بعض لوگ مجہہ سے پوچہتے ہین کہ الحکم مین اس قسم کے مضامین کی کیا ضرورت ہے مین انکی خدمت مین گذارش کرتا ہون کہ وہ اخبار کے مقاصد اور فرائض سے ناواقف ہین - الحکم جو امر اور جو کام قوم کے لئے مفید اور بہتر سمجہے اسکا فرض ہے کہ قوم کے سامنے پیش کرے اور جو امر قومی مقاصد کی راہ مین روک ہو اس سے تنبیہ کرے -

ہماری معاشرتی اور تمدنی ترقیون کے لئے جو امور نافع ہونگے مین انہین پیش کرنا ضروری سمجہتا ہون اگر یہ امور ضروری نہوتے تو خدا تعالے کی مجید کتاب مین نکاح اور اسکے متعلقہ امور پر کیون بحث کی جاتی!

سٹیل ٹرنک

زمانہ کی ضروریات مین سے سٹیل ٹرنک بہی ایک بڑی ضرورت کی چیز سمجہے گئے ہین جو اپنی مضبوطی - خوشنمائی اور ہلکے پہلکے ہونے کی وجہ سے سفر اور حضر مین ایک کارآمد چیز ہین + اور ٹرنکون کی تجارت مین سیالکوٹ شہر نے بہت بڑی ترقی کی ہے + چونکہ دجالی زمانہ ہے اسلئے ہر قسم کی تجارت مین یہہ اثر بہی کم و بیش پایا جاتا ہے الا ماشاء اللہ -

میرے مکرم مخدوم سید امیر ... نے اعلےٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور پیش کرنے کے واسطے مستری محمد دین احمدی سیالکوٹی کے کارخانہ سے ایک ٹرنک خاص آرڈر سے بنوایا جس مین لکہنے پڑہنے کے سامان کے لئے متفرق خانے بنے ہوئے تہے اس ٹرنک کو اعلےٰ حضرت نے بہت ہی پسند فرمایا کیونکہ وہ بلحاظ اپنی مضبوطی - خوبصورتی اور کارآمد شے کے ہر طرح عمدہ تہا -

... اور حکیم فضل الدین صاحب نے بہی ویسے ہی دو ٹرنکون کے لئے کارخانہ مذکور کو آرڈر دیا اور دو ٹرنک قیمتاً منگوائے - جو ہر طرح سے قابل تعریف ہین ساتہہ ہی مستری محمد دین صاحب نے الحکم مین نوٹس کرنے کے لئے ایک معمولی ٹرنک بہی بہیجدیا -

الحکم کی گذشتہ اشاعت مین مستری محمد دین احمدی کے کارخانہ کا ایک اشتہار بہی بطور ضمیمہ تقسیم ہوا ہے - مین اپنے ذاتی تجربہ اور علم کی بنا پر کہتا ہون کہ یہہ کارخانہ نہایت دیانت داری اور قابلیت کے ساتہہ ٹرنک طیار کرتا ہے - احمدیون کے لئے سب سے بڑی ضمانت اس کارخانہ کی عمدگی اور خوش معاملگی کی یہ ہے کہ وہ ایک **احمدی کا کارخانہ ہے** - یہہ ٹرنک نہایت خوبصورت وضع دار اور مضبوط ہین انکے قفل کوٹلی لوہارون کے ایک مشہور کارخانے کے بنے ہوئے ہین - اپنی قومی تجارت کو ترقی دینا ہر احمدی کا فرض ہے اسلئے

مین سفارش کرتا ہون کہ اگر کسی احمدی کو کسی قسم کے ٹرنک کی ضرورت ہو تو وہ مستری محمد دین اینڈ کو ... سٹیل ورکس سیالکوٹ شہر کے کارخانہ سے طلب کرے اگر کسی قسم کا نقص یا خلاف اشتہار کوئی امر اس ٹرنک مین پایا جاوے تو الحکم ذمہ کرتا ہے کہ اس کی قیمت واپس کرادے مین جانتا ہون کہ ٹرنک اس زمانہ کی معمولی ضروریات مین سے ایک ضرورت سمجہی گئی ہے - پس اگر کوئی شخص ٹرنک خریدے تو اسکا فرض ہے کہ وہ مستری محمد دین کے کارخانہ سے خریدے - ... ہو گا مستری محمد دین صاحب کے کارخانہ میں ہر قسم کے ٹرنک طیار ہوتے ہین - درخواست پر وہ مفصل فہرست بہیج سکتے ہین + احمدیون مین جو لوگ ٹرنکون کی سوداگری کرتے ہین لیکن اپنے کارخانہ مین نہین بنواتے انہین بہی لازم ہے کہ وہ اسی کارخانہ سے منگوائین + سیالکوٹ مین بہت سے ٹکٹون کے ذریعہ پبلک کو گمراہ کیا جاتا ہے خدا کے فضل سے یہی کارخانہ ہے جسنے اس قسم کی خلاف شرع بیہودگی کو اختیار نہین کیا -

شیرازہ قوم کا اخباری پہلو

مین الحکم و ریویو ... اور دو اور اخبار منگواتا ہون جنپر ... یہ سالانہ ہے خرچ کرنا پڑتا ہے - کیا یہ امر شیرازہ قوم کے ... سے باہر نہین ہے ؟ ضرور ہے - اب سوال یہ ہے کہ مین انہین کیون منگواتا ہون ؟ جسکا جواب میری طرف سے تو یہ ہوگا کہ ہمارے الحکم مین ملکی خبرین نہین ہوتین - جنکا معلوم ہونا بہی ضروریات سے ہے - اب قوم سے میرا یہ سوال ہے کہ کیا آپکا کوئی اخبار ملکی خبرین دینے والا ہے اگر ہے تو کونسا اور اگر نہین تو کیون ؟

کیا اگر قوم توجہ کرے تو الحکم سے یہہ خدمت نہین لے سکتی - میرے خیال مین لے سکتی ہے - الحکم کے پاس تبادلہ مین بہت سے ملکی اخبار آتی ہونگے جن مین بعض انگریزی بہی ہونگے - غرض ملکی خبرون کے لئے جس مصالحہ کا جمع ہونا ضروریات سے ہے بفضلہ الحکم کے پاس تو وہ افراط سے جمع ہے مگر قوم اُسے استعمال مین لانا یا دوسرے لفظون مین خرید کرنا نہین چاہتے - مجہے امید ہے کہ میری طرح میرے بہت سے احمدی بہائی ملکی خبرون کی خاطر اور اخبار بہی منگواتے ہونگے اور ضرور منگواتے ہونگے - ان سب کی خدمتمین مودبانہ التماس ہے کہ آؤ ہم سب متفق ہوکر ایڈیٹر صاحب الحکم سے التجا کرین کہ آپ براہ مہربانی اپنے اخبار مین ملکی خبرون

کے اندراج کی کمی نرکہین - ہمین الحکم کی موجودگی مین دوسرون کا دست نگر نہ ہونے دین - الحکم کو اخباری دنیا مین یہہ صفت موصوف بنانے کی کوشش کرین - ہم اضافہ قیمت بڑی خوشی سے قبول کرنے کو تیار ہین بشرطیکہ آپ ہمین دینی اور دنیوی خبرون سے مطمئن کر دینے کا حتمی وعدہ کرین - اور الحکم مین جو ایک سب سے بڑا عیب وقت پر شائع نہ ہونے کا ہے اُسے بہی گوادین - دیکہئے ... اختیار ... تو تاریخ اشاعت کے روز ہی اپنے چاہنے والون کی خدمتمین حاضر ہوجاتے ہین - ورنہ دوسرے روز تو ضرور حاضر خدمت ہوکر دوست ایسے ہوتے ہین اور پیارے پیارے الفاظ مین ... کی خبرین سناتے ہین مگر ایک ہمارا الحکم ہے کہ ہفتون کی غیر حاضری کی بہی پرواہ نہین کرتا اپنے چاہنے والون کو بے کل بنائے رکہتا ہے - میرے خیال مین ہمارے ایڈیٹر صاحب کبہی خریداران اخبار کے زمرہ مین شامل نہین ہوئے ہونگے - اگر ہوچکے ہوتے تو انتظاری کا مزہ انہین معلوم ہوچکا ہوتا مگر ہمارا بہی اب اس شعر پر عمل ہے ؎

دیکہین تو کب تک نہین کرتے تری دل مین اثر
ہم بہی نالے اپنے جذب دل سے کہینچے جائینگے

بالآخر میرے احمدی بہائی اپنے ارادون سے بذریعہ الحکم اطلاع دین اور ایڈیٹر صاحب بہی اپنی رائے شائع کرین -

آخر مین دعا ہے کہ خدا ہمارے الحکم کو ایسا سرسبز اور یہہ صفت موصوف کرے کہ جس کے ہوتے ہوئے ہمین دوسرے اخبارون کی ضرورت ہی نہ ہو اور وہ مکروہ تحریرین دیکہنے کا موقع ہی نہ ملے جو مخالف اخبارون مین ملکی خبرون کے ساتہہ ساتہہ دیکہنی پڑتی ہین - آمین ثم آمین -

خاکسار ابو عبداللہ غلام محمد پہلوری
ازشاہ پور کنڈی ضلع گورداسپور

ایڈیٹر - مین ہر طرح الحکم کو مفید قوم بنانے کیلئے ممکن اور مناسب محنت کرنے کو خدا کے فضل و کرم پر بہروسہ کرکے طیار ہون - اور خبرون کیلئے الحکم مین فی الحال ایک صفحہ اگلی اشاعت سے مخصوص کردیتا ہون حجم کے اضافہ پر الحکم کی قیمت مین مین کوئی اضافہ نہین کرونگا - بشرطیکہ ہر خریدار ایک ایک خریدار جدید پیشگی قیمت دینے والا بہم پہونچائے - جب تک کل خریدار اس امر کے لئے سعی نکرین اضافہ حجم ناممکن ہے - سالگذشتہ مین .... اضافہ حجم کی وجہ سے کارخانہ پر بہت سا بوجہہ پڑا جسکے برداشت کرنیکو اب مین ہمت طیار نہین ہون جبتک ہر خریدار ایک جدید خریدار نہ دے - ملکی خبرون کا اندراج وہ مین انشاء اللہ العزیز دیدیا کرونگا - وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم -